عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۲۰ تا ۲۶ ؍رجب ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ ؍مارچ ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۱۱

دل و زبان کی حفاظت

عقیدۂ ختمِ نبوت

اُمّت کی بقا کا ضامن

قادیانی اعتراضات کے جوابات

اسلامی دفعات کا تحفظ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

غصہ کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

س:...... میری شادی آج سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی، جس سے میری ایک بیٹی چار سال کی ہے۔ میرا بلڈ پریشر بہت زیادہ رہتا ہے، جس کے لئے میں دوائی بھی لیتا ہوں، مگر روزانہ نہیں اور اس بڑھے ہوئے بلڈ پریشر کی صورت میں مجھے جب غصہ آتا ہے تو میں اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتا۔ ایک رات کو میرا، میری بیوی کے ساتھ جھگڑا ہوا، جس کے نتیجے میں ہماری لڑائی بڑھ گئی اور میں پھٹ پڑا اور اسی غصے کی حالت میں اپنی بیوی کو تین سے زیادہ دفعہ اپنے عزیزوں کی موجودگی میں کہا: ''میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔'' اس واقعہ سے تین ماہ پہلے بھی ہمارا جھگڑا ہوا تھا اور میں نے ایک مرتبہ یہی الفاظ کہے تھے (میں تمہیں طلاق دیتا ہوں) مگر بعد میں میں نے بیوی سے رجوع کر لیا تھا اور معافی تلافی کے بعد ہم نارمل شادی شدہ زندگی گزار رہے تھے۔ اس واقعہ کے بعد میں نے اپنی بیوی کے والد کو کہا کہ اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جائیں اور وہ میری بیوی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ بعد میں، میں بہت پچھتایا۔ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟ اور میری مشکل کو آسان کریں۔

ج:...... واضح رہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر مرد کو رشتہ ازدواج کے تعلق کو توڑنے اور ختم کرنے کے لئے تین طلاق کا حق عطا فرمایا ہے، جس میں سے پہلی اور دوسری طلاق دینے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے اجازت عطا فرمائی ہے کہ اگر شوہر کو غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ بیوی کو رکھنا چاہے تو بغیر نکاح کے بیوی سے رجوع کر سکتا ہے، چاہے بیوی راضی ہو یا نہ ہو، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

''الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔'' (البقرۃ:۲۲۹)

ترجمہ: ''طلاق دو بار ہے، اس کے بعد یا تو قاعدے کے مطابق بیوی کو روک رکھے یا پھر خوش اسلوبی کے ساتھ چھوڑ دے۔''

لیکن یہ حکم عدت پوری ہونے سے پہلے تک باقی رہے گا، بیوی اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت تین ماہواریاں ہوں گی، جیسے ہی تیسری ماہواری سے فارغ ہوگی، عدت پوری ہو جائے گی اور اگر حاملہ ہو تو بچہ کے پیدا ہوتے ہی عدت بھی ختم ہو جائے گی۔ عورت اگر سن رسیدہ ہو، ایام بند ہو گئے ہوں تو ایسی عورتوں کی عدت تین ماہ ہوتی ہے اور طلاق دیتے ہی عدت شروع ہو جاتی ہے۔ پہلی یا دوسری طلاق کے بعد شوہر اگر رجوع نہ کرے، یہاں تک کہ بیوی کی عدت پوری ہو جائے تو میاں بیوی کے درمیان نکاح بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ اب اگر شوہر رجوع کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا، لیکن عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور یہ نکاح نئے سرے سے نئے مہر کے ساتھ ہوگا اور آئندہ کے لئے شوہر کے پاس صرف ایک طلاق کا حق باقی رہے گا۔ یہ حکم ایک یا دو طلاق رجوع کا ہے۔ اگر تیسری طلاق بھی دیدی تو بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے۔ ایسے میں شوہر نہ رجوع کر سکتا ہے نہ ہی بغیر حلالہ شرعیہ کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ طلاق کی عدت پوری کرے، اس کے بعد وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے۔ نکاح کے بعد دوسرا شوہر وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے بعد اپنی مرضی سے طلاق دیدے یا اس کا انتقال ہو جائے تو یہ اس کی عدت پوری کرے، عدت پوری کرنے کے بعد چاہے تو پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں ایک طلاق آپ پہلے دے چکے ہیں اور اب تین سے زیادہ مرتبہ دے چکے ہیں، اس لئے آپ کی بیوی پر تینوں طلاقیں واقع ہو گئی ہیں اور وہ آپ پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہے۔ رجوع کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور بغیر حلالہ شرعیہ کے آپ سے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

''فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ۔'' (البقرۃ:۲۳۰)

ترجمہ: ''پھر اگر شوہر (تیسری) طلاق دیدے تو اس کے بعد وہ (مطلقہ عورت) اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی، جب تک وہ کسی اور شوہر سے نکاح نہ کرے۔ ہاں اگر وہ (دوسرا شوہر بھی) اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے کے پاس (نیا نکاح کرکے) دوبارہ واپس آ جائیں، بشرطیکہ انہیں یہ غالب گمان ہو کہ اب وہ اللہ کی حدود قائم رکھیں گے۔''

غصہ کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور ماہواری کے ایام میں بھی، مگر ایسی حالت میں طلاق دینا مکروہ ہے، اسی وجہ سے اگر رجوع کی گنجائش ہو تو رجوع کر لینے کا حکم ہے۔ مگر تین طلاق دینے کے بعد رجوع کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۲۰ تا ۲۶ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ مارچ ۲۰۲۰ء شمارہ:۱۱

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

اسلامی دفعات کا تحفظ	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
عقیدۂ ختم نبوت.... امت کی بقا کا ضامن	۷	خطاب: مولانا ابوالحسن علی ندویؒ
نبوی لیل ونہار	۱۱	مولانا سعد حسن ٹونکیؒ
عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے ۷ سوالات کے جواب (۳)	۱۳	بیان: مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا فداءالرحمٰن درخواستیؒ کا سانحۂ ارتحال	۱۶	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۱۷	″ ″ ″ ″
قادیانی اعتراضات کے جوابات	۲۱	ابوسیّد محمد یوسف صاحب
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ
دل وزبان کی حفاظت	۲۷	مولانا سیّد حمزہ حسنی ندوی

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

موت، قبر اور اس کے متعلقات

گزشتہ سے پیوستہ: اس کا دنیا میں جو بدترین نام تھا، اس سے اس کا تعارف کراتے ہیں، جب آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں تو دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ آیت پڑھی: ’’لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط‘‘ یعنی آسمانوں کے دروازے کافروں کے لئے نہیں کھولے جائیں گے اور جنت میں داخل ہونا تو ان کا ایسا ناممکن ہے جیسے کسی اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کا نامۂ اعمال سجین میں جو سب زمینوں سے نیچے ہے، اس میں درج کرکے رکھ دو (سجین بھی ایک جگہ کا نام ہے، جہاں کافروں کے اعمال نامے رکھے جاتے ہیں) پھر اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ آیت پڑھی: ’’ومن یشرک باللّٰہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق‘‘ یعنی مشرک کی حالت ایسی ہے، جیسے اسے آسمان سے پھینک دیا جائے خواہ اس کو جانور اُچک لیں اور اس کا تکا بوٹی کر دیں یا اس کو ہوا میں اڑا کر کسی اور مکان میں پھینک دیں پھر اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ فرشتے اس کو بٹھاتے ہیں اور وہ سب سوال کرتے ہیں جو مسلمان سے کئے تھے، وہ ہر سوال کے جواب میں کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ پھر آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے: اس نے جھوٹ بولا، اس کے نیچے آگ کا بچھونا بچھا دو اور دوزخ کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو، پس دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دیا جاتا ہے، پھر اس کی گرمی اور لُو اس کو پہنچتی ہے، اس کی قبر کو اس قدر تنگ کیا جاتا ہے کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر نکل جاتی ہیں، پھر ایک بہت ہی بدشکل اور بدبودار آدمی اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے تجھ کو اس چیز کی اطلاع دی جاتی ہے جو تجھ کو رنج پہنچانے والی ہے۔ یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ کافر اس سے پوچھتا ہے تو کون ہے؟ تیرے چہرے سے بُرائی ٹپک رہی ہے، وہ کہتا ہے میں تیرے خبیث عمل ہوں۔ (احمد) کافر کی موت کے ذکر میں ہم نے روایت کو مختصر کر دیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

نمازِ تراویح

س:...... اگر تراویح کی کوئی دو رکعتیں فاسد ہو جائیں (فقہی اصولوں کے مطابق درست اور قابل قبول نہ ہوں) تو کیا کیا جائے؟

ج:...... نہ صرف ان دو رکعتوں کو دوبارہ پڑھا جائے، بلکہ ان میں پڑھے ہوئے قرآن کریم کے حصے کو بھی دوبارہ پڑھا جائے۔

س:...... کیا تراویح میں قرآن سنانے والا سنانے کی اجرت یا اپنے وقت کا معاوضہ لے سکتا ہے؟

ج:...... نہیں! تراویح میں قرآن سنانے والا نہ خود کوئی اجرت، نہ سنانے کا کوئی معاوضہ اپنے وقت کا لے سکتا ہے، نہ انتظامیہ کوئی اجرت طے کر سکتی ہے۔ نہ کوئی امید دلا سکتی ہے کہ اگر رضائے الٰہی کے لئے سنانے والا نہ ملے تو تراویح چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھ کر ادا کر لی جائیں۔ جہاں تک پنج وقتہ نمازوں کے امام کی تنخواہ کے جواز کا تعلق ہے وہ وقت کا معاوضہ ہے وہ بھی فرض نمازوں کی امامت میں خرچ ہونے والے وقت کا ہے اور یہ روزانہ کا مستقل عمل ہے جس کا اہتمام کرنے والا اپنی معاشی ضرورتوں کے لئے کوئی اور کام نہیں کر سکتا، تراویح میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ البتہ بغیر طے کئے اور بغیر امید رکھے ہوئے کوئی اعانت کر دے تو اس کا لینا اور دینا جائز ہے۔

س:...... کیا تیز رفتاری کے ساتھ تراویح میں قرآن پڑھا جا سکتا ہے؟

ج:...... اتنی تیز رفتاری جائز ہے، جس سے تلاوت کے لئے بتلائے ہوئے آداب و قواعد متاثر نہ ہو رہے ہوں، ایسی برق رفتاری جو ان آداب و قواعد کو پامال کر رہی ہو نا جائز ہے۔ اس سے کہیں بہتر آداب و قواعد کی رعایت کے ساتھ چھوٹی چھوٹی سورتوں کی تلاوت کے ذریعے تراویح پڑھ لی جایا کرے۔ اس حوالے سے حافظ صاحب، انتظامیہ اور نمازیوں کو درج ذیل حقائق کو مدنظر رکھنا چاہئے: (۱) تراویح ایک عبادت ہے بوجھ نہیں، اسے ادا کرنا ہے، سر یا کندھوں سے اتار کر پھینکنا نہیں ہے۔ (۲) قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے جہاں بھی پڑھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ خود بھی سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں انہیں سناتے ہوئے ان کے کلام کے تلاوتی تقدس کا کیسا خیال رکھنا چاہئے؟ اگر کوئی ہماری تحریر کو ہمارے سامنے پڑھتے ہوئے ضائع کر رہا ہو تو ہم اس کے ساتھ کیا، کتنا اور کیسا سلوک کریں گے؟

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

اسلامی دفعات کا تحفظ

امتِ مسلمہ کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

جناب محمد نواز میرانی ایڈووکیٹ ومعروف دانشور کی کتاب ’’عقیدۂ ختم نبوت قانون قدرت اور ردِقادیانیت‘‘ نومبر ۲۰۱۸ء میں شائع ہوئی۔اس کے صفحہ ۳۸۸، ۳۸۹ سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

’’۶؍اگست ۲۰۰۲ء سے ۵؍نومبر ۲۰۰۴ء تک پاکستان میں امریکا کی سفیر نینسی جے پال رہیں، جنہیں پاکستان میں تعینات کرتے وقت کچھ خصوصی ہدف دیئے گئے تھے۔جن میں ایک پاکستان کے تعلیمی نصاب میں تبدیلی، دوسرا حدود آرڈی نینس کا خاتمہ یا ترمیم، تیسرا قانون توہین رسالت کو ختم کرنا یا تبدیل کرنا اور چوتھا امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی منسوخی تھا۔اسلام دشمن قوتوں کا مرکزی ہدف قانون توہین رسالت اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس ہے۔ منصوبے کے مطابق یہ کام ۲۰۰۷ء میں شروع ہونا تھا اور ۲۰۰۸ء تک ختم ہونا تھا،مگر ۹؍مارچ ۲۰۰۷ء سے سابق آمر پرویز مشرف حکومت کی الٹی گنتی شروع ہوگئی۔جس کی وجہ سے یہ کام کچھ عرصے کے لئے رک گیا،لیکن اب یہ کام امریکا ہماری موجودہ حکومت سے لینا چاہتا ہے۔‘‘

اس اقتباس میں چار امر بطورِ خاص ذکر کئے گئے ہیں: (۱) نصابِ تعلیم میں تبدیلی، (۲) حدود آرڈی نینس کا خاتمہ یا ترمیم، (۳) قانون توہین رسالت کو ختم یا تبدیل کرنا، (۴) امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی منسوخی۔

اس کے بعد پانچواں پاکستان کا نام ’’اسلامی جمہوریہ پاکستان‘‘ کی بجائے ’’عوامی جمہوری پاکستان‘‘ قرار دینا۔ یہ آخری نکتہ متذکرہ کتاب میں درج نہیں، ورنہ متذکرہ ترامیم کے متمنی قوتوں کا آخری ہدف یہی ہے کہ پاکستان اسلامی مملکت کی بجائے صرف جمہوری ملک ہو:

۱:... جناب پرویز مشرف کے دورِ اقتدار سے اس وقت تک پاکستان کے نظام تعلیم میں تبدیلی در تبدیلی کی لہر چلی۔ نصابِ تعلیم کو جس طرح تختۂ مشق بنایا گیا، وہ کسی بھی باشعور پاکستانی پر مخفی نہیں۔اب تو پاکستان کے مدارس دینیہ کے نصاب کے تعین کا کام بھی موجودہ حکومت نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ براہِ راست حساس اداروں کے سربراہ اس کی نگرانی کررہے ہیں، کمیٹی تشکیل دی جاچکی ہے۔اس نے کام کو مکمل کرنے کی نوید بھی سنائی ہے۔ان بیرونی قوتوں کے ارادوں کی تکمیل ہوپائے گی یا نہیں،اس کے لئے آنے والے وقت کا انتظام کرنا ہوگا۔

۲:... حدود آرڈی نینس کو ایک جھٹکا پرویزی دورِ ظلمت میں دیا گیا باقی کسر کب نکالنی ہے، وہ ایسا کر بھی پائیں گے یا نہیں، اس کے لئے بھی وقت کا انتظار کرنا ہوگا۔

۳:... تحفظ ناموس رسالت قانون کو بنے تقریباً چالیس برس ہوچکے ہیں۔ جب بھی اس میں ترمیم کی بات آئی، کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا، وہ اس کے ایک نکتہ یا شوشہ کو بھی تبدیل نہ کرسکے۔ البتہ اس پر عمل درآمد کے راستہ میں رکاوٹ یا غیر موثر بنانے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی، جس کی تازہ مثال آسیہ ملعونہ کی رہائی تھی۔

۴:...امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا خاتمہ: پرویزی اور نواز شریف دورِاقتدار میں متعدد بار کوششیں ہوئیں، ہر بار ان کو منہ کی کھانی پڑی، طاقت و اقتدار ہارا، حق وصداقت فتح یاب ہوئے۔اب موجودہ دور میں کیا ہوگا؟ یہ بھی آنے والے وقت کے حوالے ہے،لیکن اس مسئلہ پر اس بیرونی ایجنڈا کے حاملین سورماؤں کی شکست، اسلام اور اہلِ اسلام کی فتح وہ امت کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔آئندہ محنت کا تسلسل جاری رہا تو کوئی ماں کا لال میلی نظر سے اس کی طرف دیکھنے کا حوصلہ بھی نہیں کر سکے گا۔

اس محنت وجدوجہد کے تسلسل کو برقرار بلکہ رواں دواں رکھنے کے لئے رمضان المبارک سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام دینی جماعتوں، مدارس، تنظیمات، شخصیات، جملہ دینی قیادت وسیاست کے تعاون سے چار بڑی سطح کی ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا:

۱:...۱۶؍فروری ۲۰۲۰ءکو چارسدہ میں۔

۲:...۶؍مارچ ۲۰۲۰ءکو ملتان قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم میں۔

۳:...۱۲؍مارچ ۲۰۲۰ء حیدرآباد ڈویژن کی ٹنڈوالہ یار میں ختم نبوت کانفرنس۔

۴:...۱۳؍مارچ ۲۰۲۰ء نواب شاہ ڈویژن میں ختم نبوت کانفرنس۔

چارسدہ کی کانفرنس کے لئے تمام اضلاع میں مسلسل درجنوں دعوتی کانفرنسیں ہوچکی ہیں اور ہورہی ہیں۔امید ہے کہ یہ اجتماع مثالی اور حیران کن ہوگا۔نواب شاہ، ٹنڈوالہ یار کانفرنسوں کے لئے بھی ان اضلاع میں تسلسل کے ساتھ رفقائے کرام سرگرم عمل ہیں۔

ملتان کی ختم نبوت کانفرنس اتنی بڑی سطح پر بڑے عرصہ کے بعد منعقد کرنے کی نیو اٹھائی گئی ہے۔اس سلسلہ میں پہلا اجلاس ۲۳؍جنوری ۲۰۲۰ءکو ملتان دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ملتان، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان تین ڈویژنوں کے رفقائے کرام نے شرکت کی۔لودھراں، وہاڑی، خانیوال، بہاول نگر، پاکپتن، ساہیوال، مظفرگڑھ، لیہ، راجن پور، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی امرائ نظماء، دینی مدارس وجامعات کے مہتمم حضرات وشیوخ حدیث اور نامور نمائندہ شخصیات نے اس کثرت سے شرکت فرمائی کہ جامع مسجد ختم نبوت کا ہال و برآمدہ بھر گئے۔جامعہ قادریہ حنفیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نواز سیال نے صدارت فرمائی۔رفقائے فکر نے جس محبت سے اس کانفرنس کی پہلی اینٹ رکھی۔اس کے ایمان پرور مناظر نے حیرت زدہ کردیا۔اختتام پر ہر شریک محفل کی رائے تھی کہ ان شاء اللہ کامیابی وکامرانی کے آثار ہویدا ہیں۔

ان اضلاع کی کمیٹیوں کے سربراہان کا اعلان کردیا گیا جو تحصیلوں تک کمیٹیوں کی تشکیل کریں گے اور علماء کنونشن منعقد کرکے تشہیر ودعوت کا عمل آگے بڑھائیں گے۔ملتان شہر کو ۲۲ حلقوں میں تقسیم کرکے ان کے نگران مقرر کئے گئے۔کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کے سربراہ مولانا محمد احمد انور شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مانکوٹ ہیں۔

پانچ ہزار اشتہارات، ایک ہزار پینافلیکس مساجد میں لٹکائے جائیں گے۔ایک لاکھ ہینڈبل تقسیم کے لئے چھاپے گئے۔ایک ہزار رکشہ وکاروں کے لئے پینافلیکس بھی بن کر آنے والے ہیں۔یہ تمام اشتہارات مقررین کے ناموں کے بغیر شائع ہوئے، ابھی ایک مہینہ باقی ہے۔

مقررین کے اسمائے گرامی والے اشتہارات، مزید آگاہی کے لئے دعوت نامے، پینافلیکس موقع بہ موقع موسلادھار بارش کی طرح منظر پر آئیں گے، کئی دینی جرائد میں اشتہارات چھپنے کے لئے چلے گئے ہیں۔

جگہ جگہ علماء کنونشن، اجتماعات، بیانات، میٹنگیں، ملاقاتیں حوصلہ افزاہی نہیں بلکہ مسحور کن نتائج سامنے آرہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ ایک ضرب المثل کانفرنس کی حامل یہ کانفرنس ہوجائے۔ان شاء اللہ العزیز ایسے ہوگا۔ملک کی چوٹی کی دینی قیادت اس میں شرکت سے سرفراز فرمائے گی۔

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب، مرکز کی ہدایت پر اس کانفرنس کے داعی کا کردار ادا کررہی ہے، جس پر ہمیں فخر بھی ہے اور ان کے ممنون احسان بھی ہیں۔وفاق المدارس سے وابستہ تمام مدارس صف اول میں میزبانی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

عقیدۂ ختم نبوت...... امت کی بقا کا ضامن

میرے عزیز بھائیو اور دوستو! اس موضوع پر آپ نے فاضلانہ، مفکرانہ، متکلمانہ اور تحلیل و تجزیہ کے ساتھ بہت سی تقریریں سنی ہوں گی۔ میں ان تفصیلات میں نہیں جا سکتا، وقت کی کمی کی وجہ سے بھی اور عمر و صحت کے تقاضے سے بھی اور اس لئے بھی کہ اس کی ضرورت بھی نہیں سمجھتا۔ لیکن تاریخ کے نہ صرف ایک طالب علم بلکہ ایک مصنف اور تاریخ عالم کے ایک واقف کار کی حیثیت سے بھی اور پھر اس کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک اور دنیا کے ایک بڑے حصہ کی سیر و سیاحت کرنے والے ایک داعی کی حیثیت سے بھی آپ کے سامنے کچھ خصوصی باتیں رکھنا چاہتا ہوں۔ ایسی باتیں جو اس موضوع پر فیصلہ کن ثابت ہوں گی۔

ایک تو یہ کہ جو ہم یہ آیتیں قرآن مجید میں پڑھتے ہیں اور اللہ کی توفیق سے ایک دو بار نہیں سینکڑوں، ہزاروں بار پڑھی ہوں گی۔ اللہ توفیق دے کہ ہم ساری عمر پڑھتے رہیں، لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان آیات سے جو نتیجہ نکلتا ہے اور ان آیات سے جو عقیدت ظاہر ہوتی ہے اور حقیقت تک پہنچنے کی جو توفیق ہوتی ہے اس کی اہمیت پر بہت کم لوگوں نے غور کیا۔

پہلی آیت جو ہم نے آپ لوگوں کے سامنے تلاوت کی: "الیوم اکملت لکم...... الخ" کہ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، اپنی نعمت کو تمہارے لئے مکمل کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو بحیثیت دین کے پسند کر چکا، انتخاب کر چکا۔ اور دوسری آیت کریمہ جو تلاوت کی: "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ...... الخ" کہ ارشاد خداوندی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔

خطاب: مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

ان آیات سے اس امت کو نہیں بلکہ عالم کو جو دولت ملی، اس پر بہت کم لوگوں نے غور کیا، ایک بات تو یہ ہے کہ ان آیتوں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اختتام کا اعلان کیا کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور اس اعلان سے وحدت عقائدی اور وحدت ارکانی کی دعوت ملی۔ وحدت زمانی اور وحدت مکانی کی دعوت ملی، پہلی بات تو یہ ہے کہ قیامت تک کے لئے اب اس امت اسلامیہ محمدیہ کے عقائد بھی ایک ہوں گے، ارکان بھی ایک ہوں گے اور دوسری بات یہ کہ ہر زمان و مکان میں، ہر عہد اور ہر دور میں اور ہر اس جگہ جہاں مسلمان آباد ہیں، وہاں پر ایک وحدت پائی جائے گی، دینی وحدت، اعتقادی وحدت، عملی وحدت۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس امت کو جو اپنے کو مسلمان کہتی ہے، قرآن کا کلمہ پڑھتی ہے۔ اسلام کا دعویٰ کرتی ہے، اس کے عقائد بھی آپ کی بعثت سے لے کر قیامت تک ایک رہیں گے۔ نماز وہی پانچ وقتوں کی، روزے وہی رمضان کے مبارک مہینے کے، زکوٰۃ وہی اپنے نظام اور نصاب کے مطابق جو بتایا گیا ہے۔ حج وہی بیت اللہ شریف کا اپنے تمام مناسک کے ساتھ، اس کے تمام مناسک ہمیشہ ایک ہی رہیں گے، یہ جو وحدت ہے وہ وحدت ارکانی ہے، وحدت عقائدی یہ ہے کہ توحید کامل رہے گی۔ پیغمبروں کی رسالت اور انبیاء کی نبوت پر ایمان، جنہیں اللہ نے اپنے اپنے وقت اور اپنی اپنی جگہ اس نازک اور عظیم کام کے لئے انتخاب کیا اور پھر آخری پیغمبر اور آخری نبی کہ جن کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا، پچھلے پیغمبروں کی رسالت پر بھی ایمان اور آپ کی رسالت، اس کی خاتمیت پر بھی ایمان، آپؐ کی رسالت و نبوت پر اس طرح ایمان کہ نبوت و رسالت آپؐ پر ختم ہے، نبوت کے ساتھ نبوت کی خاتمیت پر بھی ایمان، یہ کوئی معمولی اور ہلکی بات نہیں ہے، دنیا میں کسی بھی امت کو یہ فضیلت نہیں ملی۔

ہم معذرت کے ساتھ کہتے ہیں کہ کسی بھی نبی و رسول کی امت کو (اور یہ ہم ہر نبی و رسول کی رسالت و نبوت کے اقرار اور ان کے شرف و مراتب کے اعتراف کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ سب اللہ کے پیغمبر تھے اور رسول برحق تھے) یہ خصوصیت حاصل نہیں کہ یہ وحدتیں وحدت عقائد بھی ہو، وحدت ارکانی بھی، انہیں ملی ہوں، یہ امتیاز اللہ رب العالمین نے صرف امت محمدیہ کو ہی عطا کیا۔

آپ تاریخ کا مطالعہ کریں، ہم نے تاریخ کا

الحمدللہ! خوب مطالعہ کیا ہے اور ہمیں اس کی اپنے علمی کاموں اور تصنیفی کاموں میں برابر ضرورت بھی پڑتی رہتی ہے۔ ہم نے یہودیت وعیسائیت کی مستند کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ امت کی پوری تاریخ مدوجزر کی تاریخ ہے۔ نشیب وفراز کی تاریخ ہے‘ مشرق ومغرب کی تاریخ ہے‘ محبت و اختلاف کی تاریخ ہے‘ عقائد میں اختلاف‘ ارکان کے ادا کرنے میں اختلاف‘ یہ جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں محض امت کے ایک فرد ہونے کے ناتے نہیں‘ تاریخ و مذاہب کا مطالعہ رکھنے والے کی حیثیت سے‘ آپ بھی مطالعہ کیجئے‘ فرنچ کی کتابیں پڑھئے‘ جرمن کی کتابیں پڑھئے‘ انگلش کتابیں پڑھئے‘ مذاہب کی جو تاریخ لکھی گئی ہے تو ان مورخوں کو اس کا اقرار کرتے نہیں بلکہ شرم سے گویا منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بلکہ ایسے احساس کمتری کے ساتھ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے آپ دیکھیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ اسلام سے پہلے کے مذاہب میں سے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے کہ اس کے پیغمبر نے جس طرح اعلان کیا‘ جو باتیں بتائیں‘ وہ مذہب ان کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق صدیوں چلتا رہا ہو‘ صدیوں کیا بلکہ بعض مرتبہ تو نصف صدی اور دہائیوں تک چلنا مشکل ہوگیا۔

ان مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہاں اہتمام نبوت کا اور ختم نبوت کا اعلان نہیں کیا گیا تھا‘ یہ کہیں نہیں ملتا کہ ان مذاہب کو جو لوگ برحق مانتے ہیں اور ان پر پورا یقین رکھتے ہیں اور فخر کرتے ہیں‘ وہ بھی جہاں تک ہماری معلومات ہیں‘ ان میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ نبی و رسولؐ نے اپنی خاتمیت‘ خاتم الرسل وخاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ کیا ہو‘ کسی نے بھی ایسا نہیں کہا‘ نہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا اعلان ہوا۔

آپ ان تمام مذاہب کی تاریخ میں پڑھیں گے‘ ذرا کشادہ نظری کے ساتھ اور کشادہ ذہنی کے ساتھ آپ دیکھیں تو آپ کو صاف نظر آئے گا کہ ان میں نہ صرف اختلاف بلکہ تضاد پایا جاتا ہے۔ یہ مذہب شروع میں کیسا تھا اور اب یہ کیسا ہے؟ اس مذہب کے پیشوا اگر یہ نہ کہیں تو کم از کم احتیاط کے لئے یہ کہتے ہیں‘ اس مذہب کے پیشوا اور ترجمان اور اس کے مستند عالم پہلے یہ کہتے تھے‘ اب ان کی رائے وہ نہیں رہی‘ وہ اب یہ کہتے ہیں‘ یہ صحیح عقیدہ ہے‘ اب ان کا کہنا یہ ہے کہ صحیح عقیدہ وہ نہیں یہ ہے‘ عبادت یہ ہے‘ نہیں یہ عبادت نہیں تھی بدعت ہے۔ یہ ثابت ہے‘ نہیں یہ ثابت نہیں‘ مفروضہ ہے‘ آپ دیکھیں گے کہ ان مذاہب میں عقائد کا اختلاف ملے گا‘ ارکان کا اختلاف ملے گا‘ زمانہ کے ساتھ وہ بدلتے رہیں گے‘ اختلاف زمانی بھی ہے‘ اختلاف مکانی بھی‘ اس لئے آپ کو صاف صاف نمونے ملیں گے‘ ایسے نمونے کہ اس مذہب کی اشاعت کا جو دائرہ ہے اور علاقہ ہے جو اس کی دنیا ہے‘ مذہبی دنیا اس کے کسی حصہ میں کچھ ہو رہا ہے‘ کسی حصہ میں کچھ...... یہ سب اس کا نتیجہ تھا کہ وہاں ختم نبوت کا اعلان نہیں ہوا تھا‘ ان لوگوں کے لئے اس کا موقع تھا اور گنجائش تھی‘ جائز و ناجائز کی امکانی گنجائش تھی کہ وہ جو چاہیں دعویٰ کریں۔ آج یہ بات کیوں ہے کہ ساری دنیا کے انقلابات کے باوجود‘ سیاسی انقلابات بھی‘ اجتماعی انقلابات بھی اور اخلاقی انقلابات بھی‘ یہ بعثت نبویؐ بعثت محمدیؐ سے پہلے نہیں پیش آئے‘ یہ تاریخی شہادت ہے‘ اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا‘ علمی انقلابات کے ساتھ علمی ترقیات کے ساتھ علمی تحقیقات کے ساتھ اور نئے نئے انکشافات کے ساتھ اور نئے نئے مطالبات اور ضروریات کے ساتھ اور نئے نئے تقاضوں کے پیدا ہونے کے ساتھ اور نئے نئے فوائد حاصل ہونے کی امید کے ساتھ جو اس میں تغیر وتبدل کرنے سے نیا دین اور نیا عقیدہ پیش کرنے سے پیدا ہوسکتے ہیں۔ یہ بعثت نبویؐ کے بعد ہوا ہے‘ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا‘ میں ایک تاریخ داں کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملے گی‘ لیکن اس کے باوجود یہ دین اب تک ایک چلا آ رہا ہے‘ انبیاء اور رسل جو گزر گئے ہیں ان پر ایمان باقی ہے‘ ابھی بھی اللہ تعالیٰ کی برتری اور قدرت کاملہ کہ: ”انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون“ اور اس کی ذات کی وحدت کہ پورے عالم کو چلانے والا وہی ہے۔ ”انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون“ ان سب کے باوجود یہ ایک چیز ہے جو ابھی تک بنیادی اور اساسی عقائد پر ہے۔

میں ان چیزوں کو نہیں کہتا جو کسی نے اپنے کسی دنیاوی مفاد کی خاطر یا کسی رشوت کے نتیجہ میں یا کسی مفاد کے سلسلہ میں‘ عزت وجاہ کے سلسلہ میں پیدا کردیا‘ دین میں وہ چیز بالکل نہیں چلنے پائی‘ آج تک دین بالکل صاف اور منقی مجلیٰ موجود ہے اور سب جانتے ہیں کہ اگر نیت خراب نہیں ہے اور خدا کا اگر خوف کسی بھی درجہ میں باقی ہے تو وہ بدعت وسنت کو سمجھتا ہے کہ یہ سنت ہے اور یہ بدعت ہے۔ بدعت کو کوئی بھی سنت ثابت نہیں کرسکتا۔ معصیت کو کوئی بھی طاعت ثابت نہیں کرسکتا‘ شرک کو کوئی توحید ثابت نہیں کرسکتا‘ کوئی اللہ کی رضا کا ایسا طریقہ جس میں رسم ورواج کی بو آتی ہو‘ دنیوی مفاد ہو‘ نہیں جانا جاسکتا‘ یہ کس بات کا نتیجہ ہے؟ یہ نتیجہ ہے اہتمام نبوت اور ختم نبوت کے اعلان کا۔

آج آپ یورپ وامریکا کے آخری سرے تک چلے جائیے معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ کم لوگوں کو اتنی سیر وسیاحت کا اتفاق ہوا ہوگا جتنا ہمیں ہوا اس میں ہماری قابلیت اور لیاقت کو دخل نہیں اللہ کا فضل وانعام ہے کہ کم سے کم عالم اسلام کو لے لیجئے عالم غیر اسلامی کی بھی ہم نے خوب سیر کی ہے۔ یورپ وامریکا اور افریقہ سب ہم نے دیکھے ہیں لیکن عالم اسلام کا کوئی کونہ شاید ہی ہم سے بچا ہو لیکن ہم یہاں سے مراکش تک جس کو عربی میں "مغرب اقصیٰ" کہتے ہیں (انتہائی مغربی کونہ) اور صرف مغرب اقصیٰ مراکش تک ہی نہیں وہاں کے آخری حصہ آخری سرا تک وجدہ تک میں گیا ہوں اور پھر اس کے بعد ادھر تاشقند بخارا اور سمرقند بھی جانا ہوا ہے وہاں نمازیں بھی پڑھیں ہیں بزرگوں کے مزارات کی زیارت بھی کی ہے وہاں خطابات بھی ہوئے ہیں اس کے علاوہ عالم عربی کا کوئی ملک نہیں جہاں میں نہیں گیا۔ عراق، شام، مصر، لیبیا، شرق اردن، ترکی، خلیج کا وہ علاقہ اور صرف یہ ملک ہی نہیں شہر شہر گیا ہوں، لیکن کوئی جگہ ایسی نہ پائی جہاں دین کی بنیادی باتوں میں فرق ہو یہاں دین کے ارکان کچھ ہوں اور وہاں کچھ ہوں، نمازیں پڑھیں بھی اور اللہ کے فضل سے پڑھائیں بھی، لیکن اس کے لئے ہمیں کوئی گائیڈ لائن تک نہیں دی گئی کہ آپ نمازیں پڑھائے جارہے ہیں، یہاں آپ کے ملک کی طرح نماز نہیں ہوتی، یہاں وضو کے بعد یہ بھی پڑھنا ہوتا ہے، یہاں کھڑے ہوکر ایک دعا پڑھنی ہوتی ہے یہاں دیوار پر یوں ہاتھ لگانا ہوتا ہے، یہاں نماز شروع کرنے سے پہلے یہ الفاظ کہنے پڑتے ہیں، یہ عبارت سنانی پڑتی ہے، کچھ کہنا پڑتا ہے، خاص تعلیم دینی پڑتی ہے، اگر قبر ہے تو اس کے آگے جھکنا پڑتا ہے، بے جان سے حاجت براری کرنی پڑتی ہے، یہ کتنی وسیع دنیا ہے؟ لیکن ایک طرح کی نماز ہر طرف ہورہی ہے۔

جا کر کہیں دیکھ لیجئے افغانستان، ترکستان، انگلستان، مراکش، مصر اور اندلس کہیں چلے جائیے ادھر لیبیا، سوڈان چلے جائیے آپ اطمینان سے نماز پڑھ سکتے ہیں اور پڑھا بھی سکتے ہیں۔ خدا کے فضل سے یہ شرف وعزت بھی حاصل ہوئی، مگر کسی نے کچھ کہنے کی ضرورت نہ سمجھی اور نہ ہم نے کچھ پوچھنے کی، وقت ہوا، کہا گیا کہ آگے بڑھئے، آگے بڑھ گیا، بعد میں بھی کسی کو کوئی اشکال و اعتراض نہیں ہوا اور نہ کوئی کمی لگی۔

آخر یہ کس بات کا نتیجہ ہے؟ یہ نتیجہ ہے ختم نبوت کا، اتمام نبوت کا، اگر یہ ختم نبوت کی دولت نہ ہوتی تو اس امت کو یہ اعزاز اور یہ امتیاز نہ ملتا۔ میں آپ سے صاف کہتا ہوں کہ یہ جو آپ کانپور میں بیٹھے اتنے وسیع میدان میں کثیر تعداد میں اکٹھا ہوئے دین کی باتیں سن رہے ہیں یہی نماز، یہی روزہ، یہی زکوٰۃ، یہی حج، سارے ارکان اسی طرح باقی ہیں۔ کتنے سیاسی انقلابات آئے اور کتنے موانع پیدا ہوئے، سمندر کا سفر کتنا خطرناک بن گیا، لیکن حج کا سفر اسی طرح چلا آرہا ہے، کوئی اس کو روک نہ سکا، پھر بڑے واقعات رونما ہوئے، کچھ فرق نہیں پڑا، کیسے کیسے انقلابات آئے، حکومتیں ہٹ گئیں، ماحول بدل گیا، لیکن حج جیسا کل فرض تھا، آج بھی فرض ہے، آج ویسے ہی لوگ بیت اللہ شریف جارہے ہیں، جیسے پہلے جاتے تھے بلکہ اب تو بہت بڑی تعداد میں جارہے ہیں، کوئی اس کو روک نہ سکا، سیاسی انقلابات آئے، حجاز مقدس میں سیاسی نظام میں ٹھہراؤ نہ رہا، پہلے ترکوں کی حکومت تھی، پھر شریف مکہ آئے وہ گئے تو اب آل سعود حکمران ہیں، انتظامی وسیاسی تغیرات جو بھی ہوں لیکن ارکان دین میں کوئی تغیر وانقلاب نہیں، حج کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں واقع ہوا، کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی، اللہ کے فضل سے حرمین شریفین سے عمرہ کر کے ابھی چند روز ہوئے آرہا ہوں، وہی بیت اللہ شریف، وہی مطاف، وہی حرم شریف، وہی طواف اور اشواط، اشواط تک میں اضافہ نہیں، یا زمانہ کے فرق کے ساتھ طواف میں کمی یا زیادتی کی جاتی یا اس کا مشورہ دیا جاتا یا ترتیب میں فرق لایا جاتا، کچھ نہیں، جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کر گئے اور بتا گئے ویسا ہی آج جاری ہے۔ خدا معاف کرے کہ جرأت کی بات ہے۔ آج اگر دنیا میں صحابی بھی اٹھ کر آ جائیں، خدا کو یہ منظور ہو اور ایسا پیش آجائے، صحابی اگر نہیں تو کوئی بڑا ولی اور بزرگ آئے، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، امام غزالیؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ آئیں اور تابعینؒ میں حضرت حسن بصریؒ یا امام علی زین العابدینؒ، حضرت سعد بن المسیبؒ اور حضرت اویس قرنیؒ تک آ جائیں یا پھر ہندوستان کے بزرگوں اور اقطاب میں خواجہ معین الدین چشتیؒ قبر سے اٹھ کر آ جائیں، بابا فریدالدین گنج شکرؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ آ جائیں تو دنیا کو بدلا ہوا نہیں دیکھیں گے، دین کو ویسا ہی پائیں گے جیسا قرن اول میں تھا، جیسا سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور میں تھا اور اگر بعض چیزوں کو بدلا ہوا دیکھیں گے بھی یا نئی چیزیں پائیں گے تو یہ نتیجہ ہے جہالت کا، غفلت کا، نفس پرستی کا، خواہش پرستی کا، دعویٰ کوئی نہیں کرسکتا کہ یہی صحیح ہے۔ قرآن میں نہ کوئی تحریف کرسکتا ہے نہ کرتا ہے اور نہ سن سکتا اور دیکھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون."

ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے اور اس

پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ فخر کرنا چاہئے اور امت اسلامیہ کو اس پر فخر کا پورا پورا حق ہے کہ اس کا دین مکمل ہو چکا ہے۔ پوری شریعت اب ہمارے سامنے ہے‘ اب اس شریعت میں کوئی اضافہ نہیں ہونا ہے اور اگر کوئی ایسا کرنے کی جسارت کرتا ہے تو وہ گستاخ رسولؐ ہے۔ ہم کسی بھی یورپین‘ انگریز اور کسی دوسرے مذہب کے ماننے والے سے یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ کسی گوشہ اور چپہ میں چلے جایئے‘ یہی شریعت ملے گی جو یہاں ہے‘ یہی احکام ملیں گے جو یہاں ہیں‘ یہی ارکان ملیں گے جو آپ یہاں دیکھ رہے ہیں‘ نماز کے جو اوقات یہاں ہیں وہی دوسری جگہ ہیں۔ وہی لندن میں‘ وہی نیویارک میں‘ وہی ماسکو میں‘ کہیں کیسے بھی حالات ہوں‘ موسمی حالات ہوں‘ سیاسی حالات ہو‘ خطرات ہوں‘ سفر کرنا ہو‘ گرم علاقے ہوں یا ٹھنڈے علاقے ہوں‘ اس میں کوئی تغیر نہیں‘ چھوٹے یا بڑے دن کی وجہ سے نماز پانچ وقت سے تین وقت یا پانچ وقت سے بڑھا کر سات وقت کی نہ کردی جائے گی‘ یا مغرب کی عصر کے وقت‘ عصر کی ظہر کے وقت نہیں کردی جائے گی۔ یاد رکھئے یہ سب فیض ہے اور عطیہ ہے ختم نبوت کے اعلان کا۔

اس کے بعد اب میں آپ سے ایک بات اور کہتا ہوں ایک مورخ کی حیثیت سے کہ اس عالمگیر دین اور اس دائمی وابدی دین کے خلاف دنیا میں خاص طور سے غیر اسلامی حلقوں میں‘ غیر دینی مملکتوں میں اور غیر اسلامی معاشرتوں میں یہ بڑی تشویش رہی کہ اس دین میں کس طرح تبدیلی کی جائے‘ کوئی کمی آ جائے‘ اس کے لئے ان لوگوں نے جتن بھی کئے‘ خاص طور سے مسیحی قوم جو زیادہ بیدار مغز اور تعلیم یافتہ بھی ہے اور اسلام اور مسلمانوں سے اس کا واسطہ بھی زیادہ پڑا ہے‘ اس نے بڑی کوشش کی کہ اس دین کی وحدت اور جامعیت‘ اس کی عالمگیریت اور ابدیت ختم ہیں‘ تاریخ میں بہت سی ایسی چیزیں دبی ہوئی ہیں‘ دفن ہیں‘ کھوئی ہوئی ہیں کہ ان کا پتہ نہیں چلا‘ ورنہ یہ ثابت کردیا جاتا کہ مسیلمہ کذاب کے پیچھے مسیحی دماغ‘ عیسائی سازش کام کررہی تھی۔ اسود عنسی کے پیچھے کوئی غیر اسلامی طاقت کام کررہی تھی۔ طلیحہ وسجاح کے دعوائے نبوت کے پیچھے ایسا ہی تھا اور یہ قادیانی مذہب تو خالص برطانیہ زادہ ہے۔ میں اس کو سیدھے لفظوں میں کہوں گا کہ برطانیہ ساختہ ہے۔ مرزا قادیانی نے جو صاف صاف لکھا ہے کہ میں اور میرا خاندان حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے‘ یعنی ساختہ نہیں‘ خود کاشتہ پودا ہوں‘ ہاتھ سے لگایا ہوا پودا ہوں اور مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں نے جہاد کے خلاف اور حمیت دین کے خلاف اور برطانیہ کی مخالفت کے خلاف کتابیں اور رسالے لکھے ہیں‘ اگر انہیں جمع کردیا جائے تو پچاس الماریاں بھر جائیں۔

یہ سب ہماری اور ہمارے ان بزرگوں جو اس میدان کے شریک اور رفیق ہیں‘ ان کی کتابوں میں جو آپ کے اہل علم کے اجتماع میں دی گئی ہیں‘ اس میں ملاحظہ کیجئے‘ سب کچھ ملے گا۔ (جاری ہے)

حج فارم میں تبدیلی کرنا بدترین قادیانیت نوازی ہے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) واضح رہے کہ ہمیشہ حج فارم میں ایک حلف نامہ موجود ہوتا ہے جسے بھر کے ہر مسلمان عقیدۂ ختم نبوت پر اپنے ایمان کا برملا اظہار کرتا ہے اور اس کا مقصد قادیانیوں اور مرزائیوں جو خود کو احمدی کہتے ہیں، کے داخلہ سے حرمین کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے، کیونکہ آئین پاکستان کی رو سے احمدی غیر مسلم ہیں، لیکن وہ خود کو مسلم ظاہر کرکے دھوکے سے حرمین میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے مذموم عزائم کو ناکام بنانے کے لئے حج فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر مرکزیہ مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا خواجہ عزیز احمد، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی راہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد اور دیگر راہنماؤں نے اپنے اخباری بیان میں کہا ہے کہ موجودہ حکومت آئے روز دین دشمنی اور قادیانیت نوازی کے بدترین اقدامات کررہی ہے، ختم نبوت کا حلف نامہ انٹری فارم میں درج کیا جائے۔ واضح رہے کہ ۲۰۱۹ء کے حج کی درخواست فارم میں مندرجات اور عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ ایک ساتھ تھا جو حج درخواست دینے والوں کو فراہم کیا جاتا تھا، وہ پورا فارم پڑھنے کے بعد اور حلف نامے پر دستخط کرنے کے بعد جمع کراتے تھے۔ اس بار ۲۰۲۰ء کے حج درخواست کے فارم کو پیچیدہ اور دو حصوں میں کردیا گیا ہے اور کہا یہ جارہا ہے کہ یہ پہلی انٹری ہے، اس کو بھرنے کے بعد پھر دوسرے فارم جس پر ختم نبوت کا حلف نامہ ہے، اس پر حاجی کے دستخط کرائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کے ایوانوں میں چھپے قادیانیت نواز عناصر کی کارروائی ہے جو کسی بڑے فتنے کی نشان دہی کررہی ہے، اس لئے کہ یہ حکومت تو اپنی جان چھڑانے کے لئے کہہ رہی ہے کہ دوسرے فارم پر حلف نامہ موجود ہے لیکن آئندہ سالوں میں صرف انٹری درخواست والا فارم حتمی اور آخری بنا کر اس حلف نامے والے فارم کو بالکل ہی ختم کردیں گے اور دلیل یہ دیں گے کہ گزشتہ سال بھی تو یہی فارم تھا۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے ۲۰۱۹ء کا جو حج فارم ہے بعینہ بحال رکھا جائے اور ختم نبوت کا حلف نامہ اسی انٹری فارم میں درج کیا جائے، تاکہ شروع سے ہی قادیانیوں کی اس مکروہ سازش کا ناطقہ بند ہو جائے۔

نبوی لیل ونہار

حضرت مولانا سعد حسن ٹونکی ؒ

آنحضرت ﷺ کا ذوقِ سلیم لباس میں:

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لباسوں میں کُرتہ زیادہ پسند فرماتے۔

☆......کُرتے کی آستین نہ اتنی تنگ رکھتے اور نہ اتنی کشادہ بلکہ درمیانی ہوتی اور آستین ہاتھ کے گٹے تک رکھتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کا کُرتہ وطن کے کُرتے سے دامن میں اور آستین میں کسی قدر چھوٹا ہوتا تھا۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض کا گریبان سینہ پر ہوتا تھا۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے کُرتے کا گریبان کھول لیا کرتے اور سینہ مبارک صاف نظر آتا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیض زیب تن فرماتے تو پہلے سیدھا ہاتھ سیدھی آستین میں ڈالتے اور پھر الٹا ہاتھ الٹی آستین میں۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پاجامہ کبھی نہیں پہنا بلکہ ہمیشہ تہبند باندھا ہے، البتہ پاجامہ پہننے کے لئے خریدا ہے اور اپنے احباب کو پہنتے دیکھا ہے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہبند ہمیشہ ناف سے نیچا باندھتے اور نصف پنڈلی سے اونچا رکھتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہبند کا اگلا حصہ پچھلے حصہ سے قدرے نیچا ہوتا تھا۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوڑھنے کی چادر چار گز لمبائی میں اور دو گز ایک بالشت چوڑائی میں ہوتی تھی۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چادر کو اس طرح اوڑھتے کہ چادر سیدھی بغل سے نکال کر الٹے کاندھے پر ڈال لیتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہننے کے کپڑوں میں سے مثلاً کرتہ، تہبند، چادر یا جوتا وغیرہ ان میں سے کسی کا فاضل جوڑا بنا کر نہیں رکھا۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا لباس پہنتے تو جمعہ کے دن پہنتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس تو محبوب تھا ہی مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس طبیعت پاک کو بہت زیادہ پسند تھا۔

☆...... خالص و گہرا سرخ رنگ طبیعت پاک کو بہت زیادہ ناپسند تھا۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا لباس زیب تن فرماتے تو کپڑے کا نام لے کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا شکران الفاظ میں ادا فرماتے:

”اللّٰھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسئلک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذبک من شرہ وشر ماصنع لہ۔“

آنحضرت ﷺ کا عمامہ:

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تھے۔

☆......اگر عمامہ نہ ہوتا تو سر اور پیشانی مبارک پر ایک پٹی باندھ لیا کرتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ تقریباً سات گز کا ہوتا تھا۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تو شملہ ضرور چھوڑتے اور کبھی عمامہ کا ایک پیچ ٹھوڑی کے نیچے گردن پر سے لے لیتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کا شملہ ایک بالشت کے قریب چھوڑتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان پیچھے کی جانب چھُوٹا ہوا ہوتا۔

☆......عمامہ باندھنے کے ختم پر اس کا آخر پلو بجائے آگے کے پیچھے کے رخ میں اڑس لیتے۔

☆......تپش آفتاب کی وجہ سے کبھی عمامہ کا شملہ سر مبارک پر ڈال لیا کرتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپی ضرور اوڑھا کرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کی ٹوپی:

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وطن میں سر سے چپکی ہوئی ٹوپی اوڑھا کرتے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سفر کی ٹوپی اٹھی ہوئی باڑ دار ہوتی تھی، جس کو کبھی نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے رکھا لیا کرتے (گویا اس سے سُترہ کا کام لیتے)۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوزنی نما سلے ہوئے کپڑے کی گاڑھی ٹوپی بھی اوڑھی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی:

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاندی کی انگوٹھی پہنتے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی سیدھے اور الٹے دونوں ہاتھوں کی چھنگلی میں پہنی ہے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی کا نگینہ کبھی چاندی کا رکھا اور کبھی حبشی پتھر کا۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ طیبہ تھی کہ انگوٹھی کا نگینہ بجائے اوپر کی جانب کے ہاتھ کے اندر کی ہتھیلی کی طرف رکھتے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین سطروں میں ''محمد رسول اللہ'' کھدا ہوا تھا۔ محمد ایک سطر میں رسول دوسری سطر میں اور اللہ تیسری سطر میں لکھا ہوا تھا۔

آنحضرت ﷺ کا جوتا:

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپل نما یا کھڑاؤں نما جوتا پہنا کرتے تھے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہنتے تو پہلے سیدھا پاؤں سیدھے جوتے میں ڈالتے پھر الٹا پاؤں الٹے جوتے میں اور جوتا اتارتے وقت پہلے الٹا پاؤں جوتے میں سے نکالتے اور پھر سیدھا۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتا کبھی کھڑے ہوکر پہنتے اور کبھی بیٹھ کر۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا اٹھاتے تو الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی سے اٹھاتے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے میں دو تسمے رکھتے، ایک تسمہ انگوٹھے اور اس کے برابر والی انگلی میں رہتا اور دوسرا چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی میں۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا ایک بالشت دو انگل لمبا تھا۔ تلوے کے پاس سے سات انگل چوڑا اور دونوں تسموں کے درمیان پنجہ پر سے دو انگل فاصلہ ہوتا تھا۔ ☆☆

ربوہ کے نام کی تبدیلی کا نوٹیفکیشن

ہمارے ایک دوست قاری محمد رفیق وجھوی صاحب لاہور سے ختم نبوت ڈائری شائع کرتے ہیں، جو مناظر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے شاگرد رشید اور انہیں کی جماعت انٹرنیشنل سے وابستہ ہیں۔ ربوہ کے نام کی تبدیلی کے متعلق اس میں ایک کالم پڑھا، جس میں کالم لکھنے والے نے ربوہ کے نام کی تبدیلی کا تمام کریڈٹ مولانا چنیوٹیؒ کو دینے کی کوشش کی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ربوہ کے نام کی تبدیلی کی قرارداد پنجاب اسمبلی میں حضرت مولانا چنیوٹیؒ نے پیش کی اور اس میں بھی کوئی دو رائے نہیں کہ جب قرارداد کی باری آئی تو حضرت موصوف بیرون ملک کے دورہ پر تھے۔ اس وقت پنجاب گورنمنٹ میں محکمۂ مال کے وزیر چوہدری شوکت داؤد تھے۔ موصوف کے ذمہ پنجاب اسمبلی نے ڈیوٹی لگائی کہ وہ مولانا کی تشریف آوری پر ان سے مل کر نام کے متعلق مولانا کی رائے معلوم کریں تو مولانا کی واپسی پر انہوں نے مولانا سے ملاقات کی اور کہا کہ ربوہ کا نام ''نواں قادیان'' رکھ لیں۔ مولانا نے فرمایا کہ نام کوئی سا رکھ لیں ربوہ سے جان چھڑائیں، چنانچہ ''نواں قادیان'' کا نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا۔ راقم ان دنوں لاہور میں مبلغ تھا، جب خبر نظر سے گزری تو راقم نے مختلف جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل کا اجلاس بلا کر اس نام پر عدم اعتماد کا اظہار کردیا اور حافظ زبیر احمد ظہیر، جناب لیاقت بلوچ، قاری نذیر احمد مرحوم، محمد اسماعیل شجاع آبادی، علامہ علی غضنفر کراروی پر مشتمل ایک وفد تشکیل دیا۔ جناب لیاقت بلوچ نے چوہدری شوکت داؤد سے وقت لیا، چنانچہ وفد نے وزیر مال سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسا نام قابل قبول نہیں، جس میں قادیانیوں کو کوئی مذہبی شناخت ملے۔ وزیر موصوف نے کہا مولانا چنیوٹیؒ یہ نام منظور فرما چکے ہیں۔ وفد نے کہا کہ مولانا چنیوٹی تمام تر عظمت کے باوجود ایک فرد کا نام ہے، یہ مکاتب فکر اور مسالک کے نمائندگان ہیں۔ وزیر موصوف نے وفد سے کہا کہ آپ لوگ کیا نام چاہتے ہیں؟ ہم نے ''صدیق آباد'' کا نام پیش کیا تو موصوف نے کہا کہ اس سے قادیانی یہ تاثر دیں گے کہ یہ صدیقین کا شہر ہے۔ آپ لوگ کوئی ایسا نام پیش کریں جس سے ان کو اس سے مفاد نہ ہوسکے، تو ہم نے ''چناب نگر'' کا لفظ پیش کیا، جسے انہوں نے منظور کرلیا۔ مولانا چنیوٹیؒ تو ''نواں قادیان'' منظور کرچکے تھے۔

نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے ناظم اطلاعات مولوی فقیر محمدؒ ساتھیوں کو ساتھ لے کر سیڑھی لے کر گئے اور ریلوے اسٹیشن کی عمارت کی پیشانی پر چناب نگر لکھوادیا۔ دریں اثنا شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت چنیوٹیؒ سے ملے اور درخواست کی کہ نام کی تبدیلی میں ہمارا آپس میں کوئی اختلاف نہ ہونا چاہئے تو مولانا چنیوٹیؒ نے اس لفظ کو قبول فرمایا اور حکومت کو پیش کیا اور نام کی تبدیلی کا نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا۔ چھوٹے موٹے مقامی معاملات میں مبلغ ختم نبوت مولانا غلام مصطفیٰ پیش پیش رہے۔ اللہ پاک تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے

سات سوالات کا جواب الجواب

مرزائیوں سے ہائی کورٹ کے ۷ سوالات.... مرزائیوں کے مغالطہ آمیز جوابات اور مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی جواب الجواب!

سوالات

۱...... جو مسلمان، مرزا صاحب کو نبی بمعنی ملہم اور مامور من اللہ نہیں مانتے کیا وہ مؤمن اور مسلمان ہیں؟

۲...... جو شخص مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا کیا وہ کافر ہے؟

۳...... ایسے کافر ہونے کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں یعنی اگر غلام احمد کو نبی نہ ماننا کفر ہے تو ایسے کفر کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں؟

۴...... کیا مرزا صاحب کو رسول کریم ﷺ کی طرح اور اسی ذریعہ سے الہام ہوتا ہے؟

۵...... کیا احمدیہ عقیدہ میں شامل ہے کہ ایسے شخص کا جنازہ جو مرزا صاحب پر یقین نہیں رکھتے بے فائدہ ہے؟

۶...... کیا احمدی اور غیر احمدی میں شادی جائز ہے؟

۷...... احمدیہ فرقہ کے نزدیک امیر المؤمنین کی خصوصیت کیا ہے؟ (قسط:۳)

سوال نمبر:۲ کیا ایسا شخص کافر ہے؟

نوٹ: گویا عدالت کی طرف سے سوال یہ ہوا کہ سوال نمبر۱ کے مطابق جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا کیا وہ کافر ہے؟

مرزائیوں کا جواب: کافر کے معنی عربی زبان میں نہ ماننے والے کے ہیں۔ پس جو شخص کسی چیز کو نہیں مانتا۔ اس کے لئے عربی زبان میں کافر کا لفظ استعمال ہوگا۔

ہمارا جواب: سوال دراصل دینی اور شرعی اصطلاح کا ہے۔ سوال سے لغوی معنی خارج ہیں۔ لغت کے اعتبار سے تو بعض جگہ کفر کرنا لازمی ہوتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ’’ولقد اسروا ان یکفرو به ‘‘اس کا نام خلط مبحث ہے کہ کافر بھی کہہ دیا جائے اور مورد اعتراض بھی نہ ہونے پائے۔ اس وقت ایسی بات کہہ دی جائے کہ بعد میں اس کی تاویل ہو سکے اور اعلان کر دیا جائے کہ ہم نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہم تو کافر سمجھتے ہیں۔

مرزائیوں کا جواب: ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد کسی مامور من اللہ کے انکار کے ہرگز یہ معنی نہ ہوں گے کہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے منکر ہو کر امت محمدیہ سے خارج ہیں یا یہ کہ مسلمانوں کے معاشرہ سے خارج کر دیئے گئے ہیں۔

ہمارا جواب: اس جواب میں مرزائیوں نے جو دجل کیا ہے شاید آج تک کسی نے ایسا نہ کیا ہو۔ سوال تو یہ تھا کہ کیا غلام احمد کو نبی (مامور من اللہ) نہ ماننے والا شرعاً کافر ہے؟ یا نہیں؟ انہوں نے اس کا تو جواب نہ دیا اور یہ کہہ کر ٹال دیا کہ کسی مامور من اللہ کے انکار کے یہ معنی نہیں کہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کریم کا منکر ہو کر امت محمدیہ سے خارج ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد تمہارے نزدیک امت محمدیہ کے لئے نبی رسول اور مامور من اللہ ہیں یا نہیں اور اس مامور من اللہ کا انکار امت محمدیہ سے خروج کا سبب ہوگا یا نہیں؟ اس کا جواب ذکر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ سوال اس ہی پہلو کی بناء پر تھا۔

سوال میں درج ہے کہ کیا ایسا شخص کافر ہے؟ جواب دیا کہ امت محمدیہ سے خارج نہیں۔ جواب میں صاف صاف اور واضح الفاظ میں کیوں نہ کہہ دیا کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا ہے وہ کافر نہیں ہے۔ بات صاف ہو جاتی اور ابہام دور ہو جاتا۔

ایسا کیوں نہ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’ایسا شخص نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص۱۱۱، مؤلفہ مرزا بشیر الدین احمد ایم اے)

مگر آج یہ عقیدہ قادیانی ظاہر نہیں کریں گے۔ تا کہ ان کے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے

کا مطالبہ درست تسلیم نہ کیا جائے۔ اگر مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جانے کا مطالبہ درست تسلیم کرلیا جائے تو مرزائیت ختم ہو جائے گی۔ جواب میں ایک دجل تو وہ کیا جو نمبرا میں درج کیا جاچکا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ سوال کے جواب میں کافر ہونا یا نہ ہونا ذکر نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کی جگہ امت محمدیہ سے خارج ہونا ذکر کیا ہے۔ ایسا کیوں کیا؟ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ امت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک امت اجابت اور دوسری امت دعوت۔ حضور ﷺ کے تشریف لانے کے بعد قیامت تک تمام بنی نوع انسان، اہل اسلام، مشرک، ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، پارسی سب حضور ﷺ کی امت دعوت ہیں۔ اب ان کا یہ کہنا کہ امت محمدیہ سے خارج نہیں۔ دراصل مراد امت دعوت ہے تو اس طرح قادیانیوں نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی بھی نہ کی اور انکوائری کورٹ کے سامنے اپنے اصل عقیدہ کا اظہار بھی نہ ہونے دیا۔ مرزائیوں نے یہاں مرزاغلام احمد قادیانی کی ایک عبارت کا حوالہ بھی دیا ہے کہ: ”ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر ہے کہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کو ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔“ (حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵)

ہمارا جواب: یہاں اس عبارت کو نقل کرنے کا مقصد ظاہر نہیں کیا گیا بلکہ عبارت کو بلاتبصرہ اور بلا استدلال چھوڑ کر دوسری بات شروع کردی ہے۔ عالی مرتبت جج صاحبان کو اس طرف خصوصی توجہ فرمانی چاہئے کہ قادیانیوں نے تکفیر کے عقیدہ کا ذکر اشارۃً تو کردیا ہے مگر اس کی کوئی تصریح نہیں کی۔ تاکہ آئندہ یہ کہا جاسکے کہ ہم نے تو مرزا قادیانی منکر کی تکفیر کردی تھی۔

سوال کے اصل اور صحیح جواب کے لئے ضروری تھا کہ واضح الفاظ میں اس طرح کہا جاتا کہ جناب مرزاغلام احمد قادیانی کو جو شخص نبی بمعنی ملہم اور مامور من اللہ نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

۱...... مرزاغلام احمد قادیانی کا منکر اور اللہ اور رسول کریم ﷺ کا منکر ایک جیسے کافر ہیں۔

۲...... غلام احمد کے منکر اس لئے کافر ہیں کہ اس کے انکار سے خداتعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار لازم آتا ہے اور غلام احمد کے منکر اس لئے کافر ہیں کہ انہوں نے غلام احمد کو کافر کہا اور وہ کفر بموجب حدیث مسلمانوں پر واپس لوٹ آیا۔ یہ کہنا بھی غلط ثابت ہوا کہ چونکہ غلام احمد کو مسلمانوں نے پہلے کافر کہا تھا۔ اس لئے اس کے جواب میں ایسے لوگوں کو کافر کہا گیا ہے۔ مولوی اللہ دتہ مبلغ نے مرزاغلام احمد قادیانی کے انکار کرنے والے کے کفر پر حقیقت الوحی ص۱۷۹ کی مذکورہ بالا عبارت سے استدلال کیا ہے۔

(روئیداد مناظرہ راولپنڈی ص۱۵،۲۳)

۳...... یہاں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ اگر کسی شخص نے غلام احمد قادیانی کو کافر کہا یا بعض لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کافر کہیں تو ان کا یہ کفر حضرت محمد ﷺ کی نبوت کے سبب سے ہوگا اور غلام احمد اور اس کی جماعت نے جس کو کافر کہا وہ کفر غلام احمد کی نبوت کا باعث ہوگا۔

۴...... ہر دو سوالات پر تنقید کے بعد میں مرزاغلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کے متعدد افراد کی اپنی عبارتیں نقل کرتا ہوں جن سے یہ ثابت ہوگا کہ ان کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ دنیا کے ۷۵ کروڑ مسلمان جو مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی مامور من اللہ اور مسیح موعود نہیں مانتے اور اس کو اپنے دعاوی میں سچا نہیں جانتے۔ وہ مسلمان نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہاں سب سے پہلے ایک ایسی عبارت درج کی جاتی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوگا کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کے متعلق اپنی تحریرات میں جہاں کہیں مسلمان کا لفظ...... من اللہ نہیں مانتا۔ وہ کافر نہیں ہے یا وہ کافر ہے۔ دونوں باتوں کو قطعی صورت میں ظاہر کیا جاتا تاکہ ابہام دور ہو جاتا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔

۵...... مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کو جس عبارت میں کافر کہا ہے اس عبارت کو بھی پوری طرح نقل نہیں کیا بلکہ اس میں بھی دجل اور فریب سے کام لیا گیا ہے۔ پوری عبارت یوں ہے۔ ”کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید فرمائی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول ﷺ کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“

(حقیقت الوحی ص:۱۷۹، خزائن، ج:۲۲ ص:۱۸۵)

حقیقت الوحی کی مذکورہ بالا عبارت میں مرزاغلام

احمد قادیانی نے حسب ذیل باتیں بیان کی ہیں:

ا...... مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو ماننے اور سچا جاننے کی خدا تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ نے تاکید فرمائی۔

۲...... اس لئے جو شخص غلام احمد کو سچا موعود نہیں مانتا وہ دراصل خدا تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کو نہیں مانتا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جو مسیح موعود (غلام احمد) کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

۳...... اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

جناب عالی! مذکورہ بالا عبارت سے یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ ان کی مراد یہ نہیں کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ وہ مسلمان کا لفظ اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ مسلمان ایک قوم کا نام ہوگیا ہے۔ لہٰذا اب ہندو، عیسائی اور یہودی سے تمیز کرنے کے لئے مسلمان کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ چند عبارات مندرجہ ذیل ہیں۔

مسلمان، مسلمان نہیں:

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلمان باز کردند

”اس الہامی شعر میں اللہ نے مسئلہ کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے۔ مسلمان تو اس لئے کہا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے تو لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کون مراد ہے۔ مگر ان کے اسلام کا اس لئے انکار کیا گیا ہے کہ اب وہ خود کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ ضرورت ہے کہ پھر ان کو نئے سرے سے مسلمان کیا جائے۔“ (کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ص۱۴۳ نمبر۳ ج۱۴)

مسلمان کا لفظ:

”اس جگہ ایک شبہ بھی پڑتا ہے اور وہ یہ کہ جب حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) اپنے منکروں کو حسب حکم الہامی اسلام سے خارج سمجھتے تھے تو آپ نے ان کے لئے اپنی بعض آخری کتابوں میں مسلمان کا لفظ کیوں استعمال فرمایا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ کیا قرآن شریف میں عیسیٰ کی طرف منسوب ہونے والی قوم کو نصاریٰ کے نام سے یاد نہیں کیا گیا۔ ضرور کیا گیا اور بہت دفعہ کیا گیا۔ مگر وہاں معترض نے اعتراض نہ کیا۔ جب وہ عیسیٰ کی تعلیم سے دور جا پڑے ہیں تو ان کو نصاریٰ کیوں کہا جاتا ہے؟ پھر یہاں اب یہ اعتراض کیسا؟

اصل میں بات یہ ہے کہ عرف عام کی وجہ سے ایک نام کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ چیز اسم بامسمّٰی ہوگئی ہے۔ مثلاً دیکھو اگر ایک شخص سراج دین نامی مسلمان ہے۔ عیسائی ہو جائے تو اسے پھر بھی سراج دین ہی کہیں گے۔ حالانکہ عیسائی ہونے کی وجہ سے وہ اب سراج دین نہیں رہا بلکہ کچھ اور بن گیا ہے۔ لیکن عرف عام کی وجہ سے اس نام سے پکارا جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی بعض اوقات اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ: ”وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔“ جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان...... پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ (مرزا قادیانی) نے جہاں کہیں بھی غیر احمدی کو مسلمان کہہ کر پکارا ہے۔ وہاں صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ورنہ حسب حکم الٰہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔“ (کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۱۲۶، ۱۲۷ ج۱۴ نمبر۳)

”یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جہاں غیر احمدیوں کے لئے ”مسلمان“ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اس سے مراد حسب پیش گوئی نبی کریم ﷺ اسمی اور رسمی ہوتی ہے۔ کیونکہ آخر وہ نہ تو ہندو ہیں اور نہ عیسائی اور نہ بدھ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ قرآن شریف پر عمل کے مدعی ضرور ہیں کہ ہم انہیں اس نام سے پکاریں۔ جس کا وہ اپنے آپ کو مستحق سمجھتے ہیں۔ یہودیوں کے لئے ”الذین ھادوا“ قرآن مجید میں آتا ہے اور عیسائیوں کے لئے انصار اللہ اور بعض اوقات عیسائی اور موسوی بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ نہ وہ ہدایت یافتہ نہ وہ حضرت عیسیٰ وموسیٰ کے متبعین۔ پس مسلمان کا لفظ بلحاظ قوم ہے۔ شرعی فتویٰ کسی نبی کے انکار سے لازم آتا ہے۔ وہ اور بات ہے۔“ (اخبار الفضل قادیان ج۱۴: نمبر۲۵ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۵ء)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا نہ ماننے والوں کی تکفیر پر مولوی اللہ دتہ صاحب مشہور قادیانی مبلغ نے جو راولپنڈی کے مناظرہ میں قادیانی جماعت کے نمائندہ تھے۔ غلام احمد کے چار الہام ایسے پیش کئے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والوں کو کافر کہا ہے۔

(جاری ہے)

مولانا فداء الرحمٰن درخواستیؒ کا سانحۂ ارتحال

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستیؒ اپنے والد محترم شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے جانشین اور ان کے علوم کے وارث تھے۔عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت کی حفاظت انہیں والد محترم سے ورثہ میں ملی۔انہوں نے اپنے والد محترم اور ان کے رفقاء سے خوب کسب فیض کیا۔حضرت درخواستیؒ کی زندگی مبارک میں انہوں نے ''انوارالقرآن'' کا اجراء فرمایا۔گویا صرف خطابت اور وعظ وتبلیغ کے میدان کو نہیں اپنایا بلکہ قلم وقرطاس کے ساتھ بھی تعلق شروع فرمادیا۔ ہر شمارہ میں اپنے والد محترم سے پڑھے ہوئے معارف قرآنی کو عوام کے سامنے کھول کھول کر بیان فرماتے اور یوں وہ علوم ومعارف جو سینوں میں محفوظ چلے آرہے تھے آپ نے انہیں تحریر کی شکل دے کر افادۂ عام کے لئے پیش فرمادیا۔

آپ نے ۱۹۶۰ء میں دین پور شریف کے گل سرسبد حضرت اقدس میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم کی معیت ورفاقت میں اپنے والد محترم سے جلالین شریف اور مشکوٰۃ شریف پڑھیں اور اگلے سال دورۂ حدیث شریف بھی اپنے والد محترم حضرت درخواستیؒ سے کیا۔فراغت کے بعد حضرت کی سرپرستی میں جامعہ مخزن العلوم خان پور میں تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ہمارے حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم بھی انہیں دنوں جامعہ میں مدرس بن کر گئے اور ایک عرصہ تک درس و تدریس کی خدمات اکٹھے سرانجام دیتے رہے۔

آپ صرف درس وتدریس کے محاذ کے سالار ہی نہیں تھے، بلکہ دعوت وتبلیغ کے محاذ کو بھی اپنائے رکھا اور اندرون وبیرون ملک وعظ وتبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔حضرت درخواستیؒ کے ایک اور فرزند ارجمند اور ان کے مسند نشین حضرت مولانا فضل الرحمٰن درخواستی مدظلہ کے حکم پر جب ''مواعظ حافظ الحدیث'' کے نام سے راقم نے مجموعہ مرتب کیا تو بہت ہی مسرت کا اظہار فرمایا، غالباً جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی کالونی وہاڑی ملاقات ہوئی تو بہت خوش ہوئے اور اپنے ''انوارالقرآن'' کا ''حافظ الحدیث نمبر'' اپنے ہاتھوں سے اور اپنی تحریر اور دستخطوں سے عنایت فرمایا اور فرمایا کہ کسی وقت کراچی آمد ہو تو انوارالقرآن ضرور تشریف لائیں، سوئے قسمت کہ میں ان کے حکم کی تعمیل نہ کرسکا اور ان کی خدمت میں حاضری نہ دے سکا۔حضرت درخواستیؒ کی وفات کے بعد آپ نے سیاسی جھمیلوں سے الگ ہوکر شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہدالراشدی مدظلہ کے ساتھ مل کر ''پاکستان شریعت کونسل'' کے نام سے ایک فکری تنظیم تشکیل دی۔موصوف اس کے امیر اور مولانا زاہدالراشدی مدظلہ ناظم اعلیٰ مقرر کئے گئے اور آپ تاحیات امیر رہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت انہیں ورثہ میں ملی۔وہ اپنے مواعظ حسنہ میں ختم نبوت کا تذکرہ ضرور فرماتے اور سامعین سے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا عہد لیتے،انہوں نے تھرپارکر سندھ کے مسلمانوں کی تعلیم وتربیت کے لئے ''انوارالقرآن'' کے نام سے کئی ایک ادارے قائم کئے اور وقتاً فوقتاً تھرپارکر میں تشریف لاکر ان کی آبیاری فرماتے تاکہ این جی اوز اور قادیانی وعیسائی ان کی غربت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر انہیں ارتداد کی گود میں نہ دھکیلیں۔بڑھاپے اور عوارض کے باوجود انہوں نے بھرپور زندگی گزاری جو بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ عمل ہے۔ان کی وفات ''موت العالِم، موت العالَم'' کا مصداق ہے۔اللہ پاک ان کے قائم کردہ گلشن کو ہمیشہ سدا بہار رکھے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں۔ان کی وفات ۲۰۱۹ء کا آخری صدمہ ہے۔۳۱ردسمبر کو انتقال فرمایا، یکم جنوری ۲۰۲۰ء کو ۱۱ بجے صبح ان کے رفیق درس حضرت اقدس مولانا میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم کی امامت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور انہیں دین پور شریف کے مبارک قبرستان میں جہاں بڑی بڑی علمی وعملی شخصیات محو استراحت ہیں، رحمت خداوندی کے سپرد کیا گیا۔☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامعہ دارالہدیٰ لکی مروت: جامعہ کے مہتمم مولانا شفیع اللہ ہیں ۵۴۰ طلبا جو ۱۲۱ اساتذہ کرام کی نگرانی میں زیور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے ہیں۔ یہ ادارہ آج سے تیرہ سال پہلے بنایا گیا، یہاں بھی بہت سے طلبا نے نام لکھوائے، یہاں ظہر کے بعد ۲۹ر جنوری کو بیان ہوا۔

جامعہ عثمانیہ لکی مروت: جامعہ کی بنیاد ۱۴۰۴ھ میں رکھی گئی، اس کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین مدظلہ ہیں، جبکہ شیخ الحدیث مولانا احمد سعید عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے ناظم اعلیٰ ہیں، یہاں بھی کئی ایک طلبا نے نام لکھوائے۔

جامعہ حلیمیہ درہ پیزو: ثانی دارالعلوم حقانیہ ہے۔ اس کے بانی مولانا سیّد محسن شاہ شہید تھے۔ اس کی بنیاد ۱۹۷۲ء میں رکھی گئی۔ دورۂ حدیث شریف میں طلبا کی تعداد ۲۶۴ ہے۔ کل طلبا ۱۳۰۰ ہیں، جو پچیس اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دورۂ حدیث شریف، تخصص فی الفقہ، تجوید و قرأت کے شعبے کام کر رہے ہیں۔ تقریباً ایک سو طلبا نے کورس میں شرکت کا ارادہ کیا۔ بانی جامعہ اپنے کمرہ میں آرام فرما تھے کہ کسی بدبخت نے فائر کر کے انہیں شہید کر دیا۔ اسی جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد انور مدظلہ اپنے حلقہ کے ایم این اے بھی ہیں۔ حضرت مولانا سیّد محمد محسنؒ کی شہادت کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا سیّد عبدالغنی مدظلہ ان کے جانشین اور جامعہ کے مہتمم مقرر ہوئے۔ درہ پیزو سے سفر کر کے رات سرائے نورنگ لاری اڈا کی مسجد میں گزاری۔

المرکز الاسلامی بنوں: کے بانی مولانا سیّد نصیب علی شاہؒ تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا سیّد نسیم علی شاہ مہتمم مقرر ہوئے۔ سید نصیب علی شاہؒ کا تعلق ہمیشہ جمعیت علماء اسلام سے رہا۔ سیّد نسیم علی شاہ نے تحریک انصاف کے ٹکٹ پر جناب محمد اکرم درانی کے فرزند ارجمند جناب زاہد اکرم درانی کے مقابلہ میں الیکشن میں حصہ لیا اور شکست سے دوچار ہوئے۔ ۳۰ر جنوری صبح آٹھ بجے تخصص کی کلاس کو خطاب کیا اور کورس میں شرکت کی دعوت دی متخصصین نے شرکت کا ارادہ کیا، یہاں مولانا مفتی عظمت اللہ استاذ بھی ہیں، ان کی رفاقت بھی حاصل رہی۔

جامعہ معراج العلوم بنوں: جامعہ کے ایک سابق مہتمم مولانا صدرالشہیدؒ تھے جو ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں جمعیت علماء اسلام کے ٹکٹ پر ایم این اے منتخب ہوئے اور انہوں نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں پارلیمنٹ میں امت مسلمہ کی بھرپور نمائندگی کی۔ ۳۰ر جنوری صبح ۱۱ بجے جامعہ کے طلبا کو جامعہ کے شیخ الحدیث کی صدارت میں خطاب کی سعادت نصیب ہوئی، یہاں بھی کئی ایک طلبا نے نام لکھوائے۔

ڈاکٹر دوست محمد سرجن: ہمارے بہترین دوست ہیں، دوپہر کو ان کے کلینک پر آرام کیا اور دوپہر کا کھانا بھی ان کے ساتھ کھایا۔

مرکز ختم نبوت بنوں میں تقریری مقابلہ: مولانا مفتی عظمت اللہ بنوں مجلس کے امیر اور متحرک عالم دین ہیں، انہوں نے ۳۰ر جنوری مغرب کی نماز کے بعد اپنے مرکز میں طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ رکھا۔ راقم نے افتتاحی بیان کر کے سرائے نورنگ کا سفر کیا اور رات آرام و قیام جامع مسجد لاری اڈا، جس کے خطیب مولانا عبدالحمید مدظلہ ہیں کیا۔

پہاڑپور ڈیرہ اسماعیل خان میں خطبہ جمعہ: دارالعلوم صدیقیہ پہاڑپور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں اہل حق کا مرکز ہے، جس کی بنیاد حاجی دین محمدؒ نے ۱۹۷۷ء میں رکھی۔ قاری محمد ہاشم قریشیؒ اس مرکز کی نگرانی و آبیاری کرتے رہے، جو جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید کے فاضل تھے ۲۰۱۲ء تک وہ منتظم و خطیب رہے، ان کی وفات کے بعد قاری خالد محمود منتظم و خطیب مقرر ہوئے۔ مدرسہ جمعیت علماء اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکز ہے، ۳۱ر جنوری کا جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے دارالعلوم صدیقیہ پہاڑپور کی جامع مسجد میں دیا، جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے جوش و جذبہ کے ساتھ شرکت کی۔ دارالعلوم صدیقیہ میں تقریباً ۱۲۳ طلبا، ۱۵ اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ پاک اس مرکز حقہ کو قیامت تک آباد و شاداب رکھیں۔ آمین۔

جامعہ مدینۃ العلوم میں جلسہ: قاری محمد عرفان ڈیرہ اسماعیل خان کے معروف اساتذہ میں سے ہیں، انہوں نے ایک شاندار ادارہ قائم کیا ہے، جس

میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ جامعہ میں یکم فروری کو ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا۔ قاری احسان اللہ اور شیخ محمود الحسن کی رفاقت میں جلسہ میں حاضری ہوئی، جلسہ میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ تلاوت و نعت کے بعد راقم کا تفصیلی بیان ہوا، رات آرام و قیام قاری احسان اللہ کے جامعہ ابی بن کعبؓ میں رہا۔ قاری احسان اللہ مجود اور خوش الحان قاری ہیں۔ ان کا ادارہ مصری لہجہ میں تجوید و قرأت کا عظیم مرکز ہے۔

پنجاب کے دینی مدارس میں بیانات

جامعہ قادریہ بھکر: جامعہ کے بانی مجاہد ختم نبوت مولانا محمد عبداللہؒ تھے، جو جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر اور مرکزی سرپرست کے عہدوں پر فائز رہے۔ نامور عالم دین تھے، ساری زندگی قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرتے ہوئے گزاری۔ بھکر میں جامعہ قادریہ کے نام پر شاندار ادارہ قائم کیا۔ آپ کا اصلاحی تعلق مرشد العلماء والمجاہدین حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے رہا۔ حضرت رائے پوریؒ کے بعد حضرت کے خلیفہ سیّد الخطاطین حضرت سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ اور خانقاہ سراجیہ سے رہا۔ مولانا کی وفات کے بعد مولانا کے فرزند ارجمند مولانا صفی اللہ ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ موصوف جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم اعلیٰ، متحرک، فعال عالم دین ہیں۔ یکم فروری کو ۱۱ بجے قبل از دوپہر جامعہ کے طلبا و اساتذہ کرام سے بیان ہوا، کئی ایک طلبا نے چناب نگر کورس کے لئے نام لکھوائے، بھکر کے مبلغ مولانا محمد ساجد رفیق سفر تھے۔

جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو: کوٹ ادو کا معروف تعلیمی ادارہ ہے، جس کے بانی مولانا عبدالجلیل مدظلہ ضعف و علالت کے باوجود احادیث کے اسباق جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد اشفاق مدظلہ مدرسہ کے مہتمم اور دوسرے فرزند ارجمند مولانا عبیدالرحمٰن مدرسہ کے استاذ ہیں۔ بانی جامعہ سیاسی و مذہبی اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ الیکشن میں کئی مرتبہ حصہ لیا اور ہزاروں لوگوں نے ان پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں ووٹ دیئے، انہیں جان بوجھ کر ہرایا گیا۔ یکم فروری کو مغرب کی نماز کے بعد طلبا سے خطاب کا موقع ملا، بہت سے طلبا نے چناب نگر ختم نبوت کورس میں شرکت کا ارادہ کیا۔

خانقاہ مالکیہ میں قیام: کرم داد قریشی میں حضرت اقدس مولانا فضل علی قریشیؒ کے خلیفہ حضرت خواجہ عبدالمالک قریشی نے ادارہ اور خانقاہ قائم کی۔ مولانا سیّد عبدالمعبود آزاد حضرت مرحوم کے نواسہ ہیں۔ خانقاہ اور بنات کا مدرسہ چلا رہے ہیں جبکہ جامع مسجد اور بنین کا مدرسہ مولانا عبدالغفار سنبھالے ہوئے ہیں۔ یکم فروری رات کا قیام و آرام مولانا سیّد عبدالمعبود آزاد جو بادشاہی مسجد لاہور کے سابق خطیب مولانا سیّد عبدالقادر آزادؒ کے فرزند ارجمند ہیں، نجیب الطرفین ہیں، ان کے جدامجد مولانا سیّد محمد سعید عارف باللہ تھے اور نانا بھی صاحب نسبت نقشبندی سلسلہ کے بزرگ تھے۔ مولانا سیّد عبدالمعبود آزاد بہت خوبیوں کے مالک ہیں، جمعیت علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ کے امیر بھی رہے ہیں۔ ختم نبوت کے کاز سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ رات گئے تک مختلف مسائل پر ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ نیز ۶/ مارچ کو قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کے اسٹیڈیم میں منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے حوالہ سے بات چیت جاری رہی۔

ڈیرہ غازی خان کا دورہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان اور راجن پور اضلاع کے مبلغ مولانا محمد اقبال میلسوی ہیں، جو جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے فاضل اور متحرک عالم دین ہیں۔ انہوں نے ۲،۳/ فروری دو روز کا تبلیغی دورہ ڈی جی خان ڈویژن کا رکھا۔ دورہ کا آغاز جمعیت علماء اسلام ڈیرہ کے امیر مولانا اقبال رشید کے جامعہ محمودیہ سے ہوا، ان کے جامعہ میں سادسہ تک تعلیم ہوتی ہے، آپ کے اصرار اور صدارت میں تقریب منعقد ہوئی۔ راقم نے تحریک ختم نبوت میں جمعیت علماء اسلام کا کردار کے عنوان پر آدھ گھنٹہ سے زیادہ بیان کیا۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے عظیم الشان کردار پر انہیں شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔ چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی تو مولانا اقبال رشید مدظلہ سمیت پانچ طلبا نے شرکت کا ارادہ کیا۔

دارالافتاء خیابان سرور میں بیان: دارالافتاء کے مہتمم مولانا مفتی خالد محمود ہیں، ڈیرہ غازی خان میں اس عنوان پر ادارہ قائم کیا، جس میں لوگوں کی دینی اور مالی عنوان پر راہنمائی کی جاتی ہے۔ یہاں بھی طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی متعدد طلبا نے شرکت کا ارادہ کیا۔

جامعہ رحمانیہ میں بیان: جامعہ رحمانیہ کے بانی الحاج غلام قاسم خان تھے، چند ماہ پہلے ان کا انتقال ہوا، اب جامعہ کا انتظام و انصرام ان کے فرزند گرامی مولانا محمد نعیم کے ہاتھ میں ہیں۔ نظم و نسق بہت عمدہ ہے۔ استاذ القراء حضرت مولانا

قاری محمد طاہرؒ مہاجر مدنی کے شاگرد رشید قاری محمد کلیم حفظ و تجوید و قرأت کی تین کلاسوں کی نگرانی فرماتے ہیں۔ درجہ موقوف علیہ تک تعلیم دی جاتی ہے، سینکڑوں طلبا زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ کے ملحق رحمانیہ پبلک اسکول بھی ہے، جس میں سینکڑوں بچے تعلیم و تربیت حاصل کررہے ہیں، بچوں سے مناسب فیس لی جاتی ہے، یہاں بھی متعدد طلبا نے کورس میں شرکت کا ارادہ کیا۔

جامعہ صدیق اکبر میں بیان: مولانا رشید احمد شاہ جمالی مدظلہ جامعہ خیرالمدارس کے قدیم فضلاء میں سے ہیں، آپ نے ڈیرہ غازی خان میں جامعہ صدیق اکبر کے نام سے شاندار ادارہ قائم کیا۔ درجنوں بچے زیر تعلیم ہیں۔ یہاں ۲؍فروری کو عصر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے سرپرست ہیں، بیان میں متعدد طلبا نے شرکت کا ارادہ کیا۔

مدرسہ عطاء العلوم تو تک الحمید: رات کا قیام مدرسہ عطاء العلوم تو تک الحمید میں ہوا، جس کے بانی راقم کے شیخ و مربی حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ مدظلہ کے ہم درس مولانا بشیر احمد شاہ جمالیؒ تھے۔ جو مولانا رشید احمد شاہ جمالی جن کا ذکر خیر چند سطور قبول ہوا کے چھوٹے بھائی تھے۔ موصوف دارالعلوم کبیر والا کے فاضل، پیر طریقت حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ چکوال کے سلسلہ نقشبندیہ میں مجاز تھے اور سلسلہ چشتیہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ کے مسترشد اور شاگرد حضرت مولانا سیّد محمد امین شاہ مخدوم پور خانیوال کے خلیفہ مجاز تھے، آپ سے خلق خدا نے کثیر تعداد میں اللہ اللہ سیکھا اور رشد و ہدایت کے منصب پر فائز ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا مفتی اسعد حبیب خانقاہ اور مدرسہ کا نظم سنبھالے ہوئے ہیں، رات کا قیام خانقاہ نقشبندیہ میں رہا۔

راجن پور میں ختم نبوت علماء کنونشن: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد کینال میں ۳؍فروری کو ۱۱ بجے سے ایک بجے تک کنونشن منعقد ہوا، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا صاحبزادہ جلیل الرحمٰن صدیقی نے کی۔ کنونشن میں دوسو کے قریب علماء کرام، پروفیسرز، تاجر شریک ہوئے۔ کنونشن کے اغراض و مقاصد امیر محترم نے بیان کئے اور راقم کا عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت کی حفاظت کے حوالہ سے تفصیلی بیان ہوا۔ علماء کرام نے ۶؍مارچ کی عظیم الشان کانفرنس قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم ملتان کو کامیاب بنانے کے لئے مفید تجاویز سے نوازا شرکاء کنونشن کی زردہ و پلاؤ سے تواضع کی گئی۔

فیصل آباد کے مدارس کا دورہ: مولانا عبدالرشید غازی کی دعوت پر ۵، ۶؍فروری ۲۰۲۰ء کو دو روزہ تبلیغی و دعوتی دورہ پر حاضری ہوئی۔

جامعہ مدینۃ العلم میں بیان: جامعہ مدینۃ العلم بکر منڈی کے بانی حضرت مولانا قاری محمد الیاس مدظلہ ہیں جو آج کل امریکا میں مدینۃ العلم کے نام سے دینی ادارہ چلا رہے ہیں جبکہ فیصل آباد میں ان کے جانشین اور مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد نواس سلمہ ہیں۔ دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق کی تعلیم کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ۵؍فروری کو طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی، کئی ایک طلبا نے چناب نگر کورس میں شرکت کے لئے نام لکھوائے۔

جامعہ دارالقرآن مسلم ٹاؤن میں بیان: جامعہ میں ظہر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ دارالقرآن فیصل آباد کے مرکزی دینی اداروں میں سے ایک اہم ادارہ ہے، جس میں ۱۲۴۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ کا آغاز ۱۹۷۳ء میں ہوا۔ جامعہ سے آج تک ۱۴۰۲۴ حفاظ، قرأ اور علماء کرام نے علوم اسلامیہ، قرأت و تجوید کی تکمیل کی۔ جامعہ میں اساتذہ کرام اور عملہ کی تعداد ۱۸۰ ہے۔ جامعہ کے بانی امام القرأ حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کے فرزند نسبتی حضرت مولانا قاری محمد یاسین مدظلہ ہیں، جن کی نگرانی میں یہ عظیم الشان ادارہ ترقی کے منازل طے کررہا ہے، یہاں سے ہر سال دسیوں طلبا کورس میں شامل ہوئے۔ آج بھی متعدد طلبا نے شرکت کا ارادہ کیا۔

جامعہ اسلامیہ امدادیہ ستیانہ روڈ: جامعہ عظیم الشان تعلیمی و تربیتی ادارہ ہے، جس کی بنیاد ہمارے استاذ حضرت الشیخ مولانا نذیر احمد نوراللہ مرقدہ نے رکھی، جس میں سینکڑوں طلبا کرام زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ کی خصوصیات میں سے اہم خصوصیت دورۂ حدیث شریف ہے، جس میں ہر سال سینکڑوں طلبا کرام سند فضیلت حاصل کرتے ہیں۔ حضرت الشیخ رحمہ اللہ کے بعد ان کے فرزند اکبر حضرت مولانا مفتی محمد طیب مدظلہ ان کے جانشین مقرر کئے گئے۔ حضرت الشیخ نوراللہ مرقدہ تحریکی نہیں تدریسی و تعلیمی شخصیت تھے۔ بایں ہمہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مکمل سرپرستی فرماتے تھے۔ کانفرنس کے ابتدائی سالوں میں جامعہ کے طلبا کانفرنس کے انتظامات میں حصہ لیتے۔ چناب نگر کورس کی دعوت کے سلسلہ میں جب حاضری ہوتی تو حضرت شیخ خود راقم کا اعلان فرماتے اور جامعہ کے طلبا ہر سال کورس میں شریک ہوتے ہیں۔ ۵؍فروری عصر کی نماز کے بعد بیان ہوا، امسال بھی متعدد طلبا نے نام لکھوائے۔

جامعہ محمدیہ میں بیان: جامعہ محمدیہ کے بانی حضرت الشیخ مولانا نذیر احمد نوراللہ مرقدہ کے تربیت یافتہ مولانا عبدالرزاق مدظلہ ہیں، چند ہی سالوں میں مدرسہ نے جامعہ کی شکل اختیار کر لی، دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ معروف دینی اسکالر شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی مدظلہ ہفتہ میں ایک سبق پڑھاتے ہیں۔ ۵؍فروری بعدنماز مغرب بیان ہوا۔

جامعہ عبیدیہ: ہمارے حضرت محسن و مربی، شیخ ومرشد حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ مدظلہ ایک عرصہ سے بستر علالت پر ہیں کئی مجالس ذکر کے ناغہ ہونے کے بعد حضرت والا تشریف لائے اور ذکر کرایا۔ حضرت والا کی تشریف آوری تک راقم نے بیان کیا اور جناب نگر کورس کی غرض و غایت بیان کی۔ احباب کو حضرت والا کے دورۂ تفسیر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کورس میں شرکت کی ضرورت و اہمیت کو بیان کیا اور دونوں پروگراموں کو کامیاب بنانے کی درخواست کی۔

جامعہ فاروق اعظم جھنگ روڈ: جامعہ کے بانی مولانا سیّد نذیر احمد شاہ مدظلہ ہیں، جو ہمارے سابق امیر شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ کے شاگرد رشید، ہمارے حضرت مولانا عبدالحئی بہلویؒ نقشبندی شجاع آبادی کے خلیفہ ہیں۔ آٹھ سال تک حضرت الشیخ مولانا نذیر احمد نوراللہ مرقدہ کے ساتھ جامعہ امدادیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ بعدازاں جامعہ فاروق اعظم کے نام سے جھنگ روڈ پر نیا مدرسہ قائم کیا، جہاں دورۂ حدیث تک اسباق ہوتے ہیں۔ میرے ایک کلاس فیلو مولانا عبدالخالق مدظلہ تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا عبدالرشید غازی کی معیت میں جامعہ میں حاضری ہوئی تو جامعہ کے بانی حضرت مولانا نذیر احمد شاہ مدظلہ نے مبلغین کا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ ۷؍فروری گیارہ بجے قبل از دوپہر جامعہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے گفتگو کی سعادت نصیب ہوئی اور کورس میں شمولیت کی دعوت دی، یہاں بھی متعدد طلبا نے نام لکھوائے۔

الامین اکیڈمی ستیانہ روڈ: ۷؍فروری ظہر کے بعد خطاب کا موقع ملا، جس میں پچاس نمازی اور ایک سو کے قریب اکیڈمی میں حفظ کرنے والے طلبا عزیز نے شرکت کی۔ نعت و تلاوت اکیڈمی کے ننھے منے طلبا نے پڑھی۔ اکیڈمی میں مستقل حاضر ہونے والے طلبا کو انعامات سے نوازا گیا۔ انعامات میں مسواک اور الیکٹرانک تسبیحات دی گئیں۔ اکیڈمی کے بانی ہمارے ساتھی مولانا عبدالعزیز لاشاری مدظلہ تونسہ شریف کے فرزند ارجمند مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز ہیں، جدید طرز کا تعلیمی ادارہ ہے۔ جامع مسجد الامین کی کمیٹی کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔

جامع مسجد قباجتاں والی غلام محمد آباد: مسجد کے امام وخطیب مولانا مفتی محمد اقبال حماد ہیں جو ایک نظریاتی عالم دین ہیں۔ مسجد ہذا میں ہر جمعہ صبح کی نماز کے بعد درس ہوتا ہے۔ ۸؍فروری کو صبح کی نماز کے بعد راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت پر درس دیا جو تقریباً پون گھنٹہ جاری رہا۔ درس کے بعد تمام نمازیوں نے اشراق کے نوافل ادا کئے۔ بعدازاں انتظامیہ کے زعماء نے مدرسۃ البنات کے دفتر میں اکٹھے ناشتہ کیا۔ ناشتہ کے دوران مختلف جماعتی امور پر گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

جامع مسجد زکریا مخدوم پور میں خطبہ جمعہ: ۷؍فروری جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے جامع مسجد زکریا مخدوم پور ضلع خانیوال میں دیا۔ مسجد مذکور کے بانی تلمیذ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ اور خلیفہ مجاز حضرت مولانا خورشید احمد شاہ عبدالحکیم، مولانا سیّد محمد امین شاہؒ تھے، بہت ہی جرأت مند اور بہادر عالم دین تھے۔ ان کی وفات کے بعد مولانا معاویہ شاہ احمد ان کے جانشین ہیں، حق گوئی و بے باکی انہیں اپنے والد محترم سے ورثہ میں ملی ہے۔ ۷؍فروری جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا، جس میں مولانا سیّد محمد امین شاہؒ کی خدمات پر شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ نیز ۶؍مارچ ۲۰۲۰ء کو قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم ملتان میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ ☆☆

بھاگل تحفظ ختم نبوت کنونشن

لیہ (مولانا محمد ساجد) ۱۱؍فروری بروز منگل بعد نماز مغرب مدرسہ حسن وحسین قادر آباد بھاگل لیہ میں تحفظ ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا، جس میں مولانا قاضی احسان احمد نے مقامی علماء کرام اور عوام الناس سے ختم نبوت کاز کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام خصوصاً نوجوان علماء کرام آگے آئیں اور نئی نسل کے ایمان اور عقائد کی حفاظت کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اس کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا علی معاویہ اور قاری ابوبکر مدنی نے بھرپور کاوش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو مقبول فرمائے۔ علاوہ ازیں ۱۲؍فروری بروز بدھ جامع مسجد صدیق اکبر چوک اعظم میں مولانا قاضی احسان احمد نے درسِ قرآن بھی دیا۔

انٹرنیٹ پر

قادیانی اعتراضات کے جوابات!

جناب ابوسیدمحمد یوسف صاحب

اسلام دین برحق ہے:

اسلام وہ دین برحق ہے‘ جسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ اپنی مخلوق کی راہنمائی کے لئے اس دنیا میں نازل فرمایا اور جس کی تکمیل کا اعلان حجۃ الوداع کے روز اپنے محبوب‘ سردار الانبیاء‘ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعہ مخلوقات عالم کے سامنے فرمایا‘ یہ وہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس کو اپنا پسندیدہ دین قرار دیا اور ’’ان الدین عنداللّٰہ الاسلام‘‘ کے واضح اعلان کے ذریعہ اسلام کے علاوہ تمام ادیان باطلہ کو اغوائے شیطان کا نتیجہ قرار دیا۔

اسلامی تعلیمات ہم تک کیسے پہنچیں؟

یہی وہ مذہب ہے جس کی تعلیم نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو دی اور صحابہ کرامؓ سے یہ دین حق تابعین عظامؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ دینؒ، مجتہدینؒ، مفسرینؒ، محدثینؒ اور بعد کے علمائے امت کے ذریعہ اپنی اصل حالت میں آج چودہ صدیوں بعد کے مسلمانوں تک پہنچا ہے‘ چونکہ یہ دین ہم تک واسطہ در واسطہ پہنچا ہے‘ اس لئے دین کے کسی بھی شعبہ میں مذکورہ بالا ائمہ دین کی رائے اور اس حوالے سے ان کے اپنے عقائد ہی ہماری رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں‘ اور اسے تعامل امت کہتے ہیں۔

قرآن کریم اور ختم نبوت:

’’ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شیء علیما۔‘‘

ترجمہ: ’’محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں‘ لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں‘ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔‘‘ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ ’’خاتم النبیین‘‘ کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا‘ چنانچہ امام حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

’’فھذہ الآیۃ نص فی انہ لا نبی بعدہ‘ و اذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولی والاحری‘ لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوۃ فان کل رسول نبی ولا ینعکس۔‘‘ (تفسیر ابن کثیر ص:۴۹۳‘ ج:۳)

اور حجۃ الاسلام امام غزالیؒ ’’الاقتصاد‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’ان الامۃ فھمت بالاجماع من ھذا اللفظ ومن قرائن احوالہ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا...... وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص فمنکر ھذا لایکون الامنکر الاجماع۔‘‘

(الاقتصاد فی الاعتقاد،ص:۱۲۳)

ترجمہ: ’’بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپؐ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول‘ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں‘ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔‘‘

نیز خاتم النبیین کا جو دوسرا مطلب ’’مہر انبیاء‘‘ کیا جاتا ہے‘ تمام مسلمان ’’مہر انبیاء‘‘ کا بھی یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلسلۂ نبوت کے ختم پر ہیں‘ آپ کے بعد اب نہ کسی کی نبوت سلب ہوسکتی ہے اور نہ کسی کے لئے نئی نبوت کی ایجاد ممکن ہے‘ اس طرح اس دوسرے مطلب کا حاصل بھی وہی آخری نبی ہوا‘ یعنی دونوں معنوں میں تطبیق ہوگئی‘ جیسا کہ حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ جو مرزا قادیانی کی پیدائش سے بہت پہلے گزر چکے ہیں‘ قرآن مجید کے فارسی ترجمہ میں لفظ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: ’’مہر پیغمبراں بعد از وے ہیچ پیغمبر نہ باشد۔‘‘ (نبیوں

کی مہر یعنی ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا)۔

ختم نبوت احادیث نبوی کی روشنی میں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عقیدۂ ختم نبوت کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا' مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی' لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

(صحیح بخاری ص:۵۰۱' صحیح مسلم ص:۲۴۸)

ایک اور مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقیدہ کو یوں بیان فرمایا:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی' مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (صحیح بخاری ص:۶۳۳' ج:۲)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے:

"میرے بعد نبوت نہیں۔"

(صحیح مسلم ص:۲۷۸' ج:۲)

جھوٹے مدعیانِ نبوت کا فتنہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد جھوٹے مدعیانِ نبوت کے ظاہر ہونے کو واضح انداز میں بیان فرماتے ہوئے امت کو خبردار فرمادیا تھا کہ سارقینِ نبوت کے فتنہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا۔ ملاحظہ فرمایئے آنحضرت صلی اللہ علیہ کا ارشاد عالی ہے:

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے' ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔" (ابوداؤد ص:۲۲۸' ج:۲' واللفظ ترمذی ص:۴۵' ج:۲)

اسلام اور انگریزی نبوت:

تیرھویں صدی ہجری کے اختتام اور چودھویں صدی کے شروع میں جب کہ برصغیر پر انگریز سامراج اپنے پورے کر وفر کے ساتھ اسلام کو کچلنے کے لئے اپنے تمام ہتھکنڈے استعمال کرنے پر تلا ہوا تھا' اس وقت اس نے جہاں عمارتِ اسلام میں رخنے ڈالنے کے لئے دیگر تحریکوں کی سرپرستی کی' وہاں اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مشرقی پنجاب کے ایک قصبہ قادیان کے ایک فرد کو انگریزی نبوت کا ناپاک تاج پہنانے کی کوشش کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں مجدد' ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود' ۱۹۰۱ء میں محمد "رسول اللہ" ہونے کا دعویٰ کیا۔ آنجہانی مرزا کی پرواز تو بہت اونچی تھی لیکن ۱۹۰۸ء میں اس کے آنجہانی ہونے کے ساتھ جہاں اللہ تعالیٰ نے اس کے دعاوی کے طوفانوں پر بند باندھ دیا' وہیں انگریزوں کو اپنے خود کاشتہ پودے اور جھوٹے نبی سے بھی محروم کردیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات اور دعاوی کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نے بزعم خود محمد رسول اللہ' مسیح موعود' نبی' رسول' مجدد' محدث اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور پورے عالم کے لوگوں کو اس پر ایمان لانے اور عمل کرنے کی دعوت دی اور اس دعوت کا انکار کرنے والوں کو: "بیابانوں کے خنزیر' کنجریوں کی اولاد' اور ان کی عورتوں کو" کتیوں سے بڑھ کر" قرار دیا۔"

ان تعلیمات کی روشنی میں ہم یہ کہنے پر اپنے کو مجبور پاتے ہیں کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہ مذہب خدا کی طرف کسی قسم کی کوئی رہنمائی فراہم کرتا ہے' ہاں البتہ یہ انگریز کی اطاعت اور جہاد کی حرمت کا داعی ضرور ہے۔

اسلام امن وآشتی کا مذہب:

اسلام واقعتاً ایک ایسا مذہب ہے جو محبت' امن وآشتی اور رواداری وبرداشت کی تعلیم دیتا ہے اور جبراً کسی غیر مسلم کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کی ممانعت کرتا ہے' لیکن رواداری وبرداشت کی یہ تعلیم وہی چودہ سو برس پرانی تعلیم ہے جو واسطہ در واسطہ علمائے امت خصوصاً ہمارے دور کے علمائے کرام کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے' اگر علمائے امت کو بیچ میں سے نکال لیا جائے' تو ہم دین اسلام کی بنیادی تعلیم تک کسی طور پر نہ پہنچ سکیں گے اور پھر علمائے امت کو انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث قرار دیا گیا ہے' اس لئے علمائے کرام نے امت کے مختلف طبقات کے درمیان امن وآشتی کو فروغ دے کر تشدد اور عدم برداشت کا راستہ روکا ہے جبکہ اس کے برعکس قادیانی گروہ کی اسلام اور مسلمانوں سے نفرت اور ان کے خلاف قادیانیوں کا عدم برداشت پر مشتمل رویہ اظہر من الشمس ہے' یہ عدم رواداری' عدم برداشت اور خبث باطن ہی ہے جو وقتاً فوقتاً انہیں علمائے امت

کے خلاف بدزبانی اوردشنام طرازی پر مجبور کرتی ہے۔ قادیانیوں کا یہ رویہ بھی دراصل ان کے نبی مرزا غلام احمد آنجہانی کی حقیقی پیروی کا آئینہ دار ہے' مرزا صاحب نے علمائے امت کو اندھا شیطان......جیسی گالیوں سے سرفراز فرما کر نہ صرف لغت خبیثہ میں اضافہ فرمایا بلکہ بعض ایسے الفاظ بھی اردو داں طبقہ کو فراہم کئے جو قطعی طور پر غیر اشاعت پذیر تھے۔

علمائے امت نے آج تک کسی کو کافر نہیں بنایا بلکہ کافروں کی نشاندہی کی ہے'اگر مرزا غلام احمد یا اسی قبیل کا کوئی فرد اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کی کوشش کرے اور نعوذ باللہ خود کو"محمد رسول اللہ" قرار دے بیٹھے تو اسے کیوں نہ کافر بتلایا جائے؟ قادیانی امت شکر کرے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے دور میں نہیں تھی ورنہ ان کے نبی مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کا بھی وہی حشر کیا جاتا جو صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کی ذریت کا کیا تھا۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام' اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے تحت آسمان پر زندہ اٹھالیا اور قرب قیامت میں وہ آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے'صلیب کو توڑ ڈالیں گے'خنزیر کو قتل کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ شروع سے کوشش رہی کہ وہ کسی طرح منصب مسیحیت پر فائز ہوجائے اور مسیحائے زمانہ کا تاج اپنے سر پر سجا کر زمانے بھر میں اپنی جھوٹی مسیحیت کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرے۔اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے تو مسیح ہونے کا دعویٰ کیا' لیکن جب لوگوں نے اس پر اعتراضات کئے تو اپنی کتاب میں لکھا کہ میرا دعویٰ مسیح موعود کا نہیں بلکہ"مثیل مسیح" ہونے کا ہے' جسے کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے:

ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری:

ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری مرزا غلام احمد قادیانی کے غالی مریدوں میں سے تھا' اس کی تحریر کا ایک اقتباس درج ذیل ہے:

"اس وقت کا مسیحا زمین پر اتر چکا ہے' خدا تعالیٰ نے وہ دن دکھائے جسے پہلے ہی مقرر رکھا تھا' ان پر ایمان لانے والوں پر اب خدا کی رحمت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے درجے میں ان کی شرکت دے دی گئی ہے۔"

ملاحظہ فرمائیے! ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری مرزا غلام احمد کو مسیحا قرار دیتے ہیں' جبکہ اس سے پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود یہ لکھتا ہے کہ اس کا سرے سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہی نہیں ہے بلکہ اس کا دعویٰ تو مثیل مسیح ہونے کا ہے' جسے"کم فہم لوگ" مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں' لہٰذا ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری خود اپنے جھوٹے نبی کی زبان سے کم فہم قرار پائے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ کم فہم لوگوں کی بات ناقابل التفات اور ان کا قول ناقابل سماعت ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا اقتباس میں سب سے ہولناک بات جو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے' وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے درجے میں شرکت دے دی گئی ہے' گویا نعوذ باللہ! مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے میں شرکت اور اس کے ماننے والوں کو درجہ صحابیت میں شرکت دے دی گئی ہے۔ آپ خود انصاف فرمائیے کہ ایسے عقائد رکھنے والے شخص کو اگر کافر نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟ اور ایسے زندیقوں کو اگر اسلام کی تعلیمات کے مطابق سزا دینے کا مطالبہ نہ کیا جائے تو اور کیا کیا جائے؟

حدیث لانبی بعدی:

قادیانی مولوی عمر دین' حدیث:"لا نبی بعدی" کی تشریح میں کہتا ہے:

"لانبی بعدی سے مراد ہے کہ کوئی ایسا نبی دنیا میں نہیں آئے گا' جو اپنے ساتھ شریعت ساتھ لائے بلکہ آنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا درس دیں گے' یعنی امتی نبی کہلائیں گے' جیسے کہ اگر ابراہیم علیہ السلام ابھی تک زندہ ہوتے تو وہ بھی نبی ہوتے۔"

پہلی بات تو یہ کہ لانبی بعدی کی یہ توجیہہ محض مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے تخت کو سجانے کے لئے کی گئی' جو قرآن وحدیث' آثار صحابہ کرامؓ' ائمہ اربعہؒ کی تعلیمات اور علمائے امت کے ارشادات کے صریحاً خلاف ہے' اور یہ بات ہم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ جو بات کہ اسلام کی تعلیم قرار پائے' اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ارشادات نبویؐ میں صحابہ کرامؓ' تابعینؒ' تبع تابعینؒ' مجتہدینؒ اور علمائے امت کے ذریعہ ہم تک متفقہ طور پر چلی آئی ہو' چونکہ مذکورہ توجیہہ ان ذرائع کے بجائے چودھویں صدی کے ایک جھوٹے مدعی نبوت کے مرید کی گھڑی ہوئی ہے' اس لئے یہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے متصادم ہونے کی بناپر قابل رد ہے۔

یہ بات کہ آئندہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو اپنے ساتھ شریعت لائے بلکہ آنے والے نبی حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا درس دیں گے تو اول تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن کریم اور خود آپؐ کے ارشادات اس بات کی کافی دلیل ہیں کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا امکان ہی نہیں ہے' اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حوالہ دینا ہی غلط ہے' کیونکہ اگر اس جگہ حضرت ابراہیمؑ کی دلیل دینے سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ میں وہ تمام کمالات موجود تھے جو لوازمات نبوت میں سے ہیں تو ان لوازمات کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں بدرجہ اتم موجودگی کی اطلاع تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبانِ مبارکہ سے اپنی حیاتِ شریفہ میں خود دے چکے تھے' تو کیا ان کمالات کی وجہ سے حضرت عمرؓ کو امتی نبی مان لیا جائے؟ جب کہ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ بھی رہے اور خلیفہ راشد بھی ہوئے۔

مزید یہ کہ اگر کوئی بے وقوف' عمر دین قادیانی کی دلیل کو مان کر امتی نبیوں کی آمد کا قائل بھی ہو جائے تو امتِ محمدیہ اس سے یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہے کہ اب تک وہ کتنے امتی نبیوں کی آمد کا اقرار کر چکا ہے؟ اور یہ کہ امتی نبوت کیا صرف مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے مختص ہے اور صرف اسی کے گھر کی لونڈی ہے یا کوئی اور بھی اس منصب رذیلہ پر فائز ہو سکتا ہے؟ اور یہ کہ مرزا صاحب کے بعد اور کون کون احمقاء اس عہدے پر بلا مقابلہ منتخب ہوتے رہے ہیں؟

رسالت کا دعویٰ:

مرزا قادیانی اور اس کے متبعین لکھتے ہیں' جس کا خلاصہ یہ ہے:

۱:...... اگر کوئی شخص نبوت کا دعویدار ہے تو اس کی حمایت کی جانی چاہئے۔

۲:...... مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کا اعزاز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی وجہ سے دیا گیا۔

۳:...... اگر مرزا صاحب پیغمبر نہ ہونے کا دعویٰ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی شریعت نہیں' لیکن وہ ایسے پیغمبر ہیں' جس پر کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہوئی۔

۴:...... اگر کوئی امتی پیغمبری کا درجہ یا اعزاز حاصل کر لیتا ہے تو اس سے آپؐ کی ختم نبوت کسی بھی طور سے متاثر نہیں ہوتی۔

۵:...... شریعت کے لحاظ سے کوئی بھی شخص آپؐ کے بعد پیغمبر ہونے کا حق دار نہیں' لیکن اس وقت تک جب تک کہ وہ آپؐ کی پیروی نہ کرے' یعنی آئندہ جو بھی نبی ہوگا وہ آپؐ کا امتی بھی ہوگا اور آپؐ کی شریعت کا پیروکار بھی۔

اس موقع پر ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی تو کجا شریف انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف کردہ کتب اور مرزائیت کا دیگر لٹریچر اس کے اخلاق باختہ کردار کی روشن دلیل ہے' قوت مردمی سے بے بہرہ یہ شخص رات کی تاریکی میں غیر عورتوں سے خدمت کرواتا تھا' شراب و شباب اس کے لئے لازم و ملزوم بن چکے تھے' رمضان کے روزے نہ رکھنا اس کا دائمی معمول تھا' باوجود صاحبِ نصاب ہونے کے اس نے کبھی زکوٰۃ نہ دی' ایک طوائف کی ناپاک کمائی کو اس کے بھائی سے منگوا کر خود ہضم کر لیا' یہ وہ چند اخلاقی و روحانی بیماریاں تھیں' جن کے متعدی جراثیم سے اس کی اولاد بھی محفوظ نہ رہ سکی اور مرزا محمود سے اب تک اس کے شواہد و نظائر اکثر سامنے آتے رہتے ہیں۔

ان امور کی وجہ سے مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت قطعی طور پر ناقابل سماعت ہے' رہا امتی نبی اور غیر امتی نبی کا معاملہ تو آپؐ کی ختم نبوت کے بعد امتی کسی بھی حال میں منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا' اگر ایسا ہو سکتا تو حضرت عمرؓ اس منصب کے لئے بہر حال مرزا غلام احمد قادیانی سے فائق تھے' لیکن ان کا اس منصب پر فائز نہ ہونا' اس باب میں قوی دلیل ہے کہ بابِ نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے اور اب کوئی بھی شخص خواہ وہ امتی ہو یا غیر امتی' منصبِ نبوت پر کسی حال میں بھی فائز نہیں ہو سکتا۔ (جاری ہے)

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن

بھکر، جنڈانوالہ ..... (مولانا محمد ساجد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جنڈانوالہ کے زیر اہتمام ۱۰ فروری ۲۰۲۰ء بروز پیر تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن جامع مسجد سنہری میں بعد نماز ظہر منعقد ہوا، جس میں علاقہ بھر کے علماء کرام، ائمہ مساجد نے شرکت کی۔ مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (کراچی) نے علماء کرام کو تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور (راقم) مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر بیان کیا۔ جنڈانوالہ مجلس کے امیر مولانا مفتی محمد ادریس مدظلہ اور ان کے تمام کارکنان نے بھرپور محنت سے اس کنونشن کو کامیاب بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے۔ آخر میں علماء کرام کی ضیافت کی گئی۔

خبروں پر ایک نظر

دعوت وتبلیغ کے ایمان افروز اجتماع میں شرکت

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) دین اسلام، اللہ تعالیٰ کا آخری، کامل اور پسندیدہ دین ہے اور قیامت تک کے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے کافی ہے۔ اللہ کریم نے اس دین کی سربلندی اور حفاظت کا ہر دور میں انتظام و انصرام کیا ہے۔ انہی تکوینی امور میں سے ایک امر دعوت وتبلیغ کے نام سے ہندوستان کی سرزمین بستی نظام الدین سے شروع ہوا، حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی دلی لگن اور تڑپ نے بفضل رب کریم چار چاند لگادیے آج پوری دنیا میں دین اسلام کی فکروسوچ لے کر جماعتیں گشت کرتی ہیں۔

گزشتہ دنوں کراچی میں دعوت وتبلیغ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ وسیع وعریض پنڈال، تاحد نظر خیموں کی بستی کا پُرسکون سمندر، یادِ الٰہی میں غرق، فکر آخرت میں مگن رب العزت کے سامنے سرنگوں اللہ والوں کی زیارت کا موقع ملا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے وفد کو بھی اس نورانی، پُروقار، ایمان افروز، وجد آفریں اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی جبکہ انفرادی طور پر جماعتی رفقاء کرام، علاقائی جماعتی نظم کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوئے۔ وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے بزرگ راہنما (سپریم کورٹ) کراچی کی جامع مسجد کے امام وخطیب حضرت مولانا محمد نعمان ارمان، مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، برادر مکرم حبیب اللہ نعمان اور جناب حافظ محمد علی شامل تھے۔ بزرگان دین کے بیانات سننے کے علاوہ اکابر علماء کرام سے ملاقات بھی ہوئی جن میں مولانا حبیب الرحمٰن کوئٹہ، مولانا فہیم احمد مقیم رائے ونڈ، مولانا احسان احمد صاحب، مولانا عباداللہ صاحب، مولانا حسین صدیقی صاحب و دیگر مقامی علماء کرام بھی شامل ہیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن کوئٹہ والے کافی عمر رسیدہ عالم دین ہیں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں عاشقان رسول کے ہمراہ سفر عشق میں شریک رہے، امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مداح اور گرویدہ تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کا ذکر خیر کرکے آنکھیں پُرنم ہوگئیں، ان کی یادیں تازہ کرتے رہے، اسی طرح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کو بھی خوب یاد کیا۔ اللہ کریم حضرت موصوف کا سایہ سلامت رکھے۔ اللہ کریم اپنے فضل وکرم سے اہل اسلام کو اس عظیم کاز سے فیضیاب ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، حلقہ گارڈن

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ گارڈن کراچی کے زیر اہتمام حسن لشکری نزد فقیری مسجد میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد کلیم کی تلاوت اور برادر صغیر حافظ حبیب اللہ ارمان کی نعت سے ہوا۔ مولانا محمد رضوان قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علمائے حق نے قادیانیوں اور مرزائیوں کے کفریہ عقائد اس قدر بے نقاب کردیئے ہیں کہ اب معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی کھرے اور کھوٹے، حق اور باطل میں امتیاز کرسکتا ہے۔ آج امت مسلمہ کا ہر فرد قادیانیت سے نفرت کرتا ہے اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اجرائے نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے الگ نئے مذہب کی بنیاد رکھی ہے۔ اس لئے قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کے عقائد ونظریات مسلمانوں سے بالکل علیحدہ ہیں۔ مسیلمہ کذاب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مدعی نبوت تھا۔ مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتا تھا لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ اور اس کی ذریت کے خلاف لشکر کشی کی اور انہیں واصل جہنم کیا۔ مولانا سراج الدین، مولانا نورالحق، مولانا عثمان بلوچ نے بھی اس پروگرام میں بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی آئین پاکستان کے باغی ہیں۔ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے مطابق اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے، لہٰذا حکومت وقت کو چاہئے کہ ایسے افراد کے خلاف بھرپور ایکشن لے کر انہیں قانون کا پابند بنایا جائے۔ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان کا سب سے قیمتی اثاثہ ایمان ہے اور یہ ایمان نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب کو نصیب ہوا، اگر یہ پوری امت مل کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم کی ناموس اور تاجِ ختم نبوت کی حفاظت نہ کر سکے تو یہ ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہا درجہ کی بے وفائی ہوگی۔ آج قادیانی مال و متاع کا لالچ دے کر مسلمان نوجوانوں کو مرتد کرنے کی پوری کوشش کرنے میں مصروف ہیں، ہمیں ان نوجوانوں کے ایمان اور پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے میدان میں آنا ہوگا۔ پروگرام کی صدارت حلقہ گارڈن کے معروف عالم دین حضرت مولانا عبداللہ صاحب نے کی۔ پروگرام میں مولانا عبدالحفیظ، مولانا عبدالوحید، مولانا ابرار زمان، حافظ انس الطاف سمیت دیگر علماء اور عوام الناس نے شرکت کی۔ پروگرام کے انتظامات میں محمد سلمان اور بھائی قیس کے ہمراہ ان کی ٹیم نے بھرپور حصہ لیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، کلورکوٹ

بھکر، کلورکوٹ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کلورکوٹ کے زیراہتمام ۱۰رفروری ۲۰۲۰ء بروز پیر بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت کانفرنس قدیمی عیدگاہ میں منعقد ہوئی، جس کا آغاز قاری محمد فاروق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، ہدیہ نعت مقبول حافظ عکاشہ اسماعیل، مولانا قاسم گجر نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ (کراچی) نے خطاب کیا۔ قاضی صاحب نے عقیدۂ ختم نبوت اور عقیدۂ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تمام ادوار میں قانون تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت کے خلاف ہونے والی کوششوں پر سیر حاصل گفتگو کی اور بتایا کہ اکابر علمائے امت نے مل کر کس طرح ان قوانین کا دفاع کیا۔ عاشقان رسول نے تحفظ ختم نبوت کے لئے جانی ومالی قربانیاں دیں اور تحاریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

کانفرنس میں مولانا محمد ادریس، مولانا محمد یوسف کی قیادت میں قافلہ نے شرکت کی۔ حافظ عبدالحمید ساجد، مولانا عطاء الرحمٰن، کلورکوٹ کے علماء کرام، تاجر برادری اور عوام الناس کے علاوہ مولانا عبدالمتین، مولانا غلام اکبر مولانا عبداللہ ودیگر علماء کرام شریک ہوئے۔ مولانا ملک محمد آصف ناظم نشرواشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کلورکوٹ، مولانا غلام کبیر، زاہد خان اوران کے رفقاء کرام نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور کاوش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

اسلامی قوانین کا دفاع ہر حال میں کریں گے: مولانا اللہ وسایا

سکھر (مولانا محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیراہتمام ۱۴رفروری ۲۰۲۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مقامی امیر نے کی۔ مولانا عبداللطیف اشرفی کی زیرنگرانی اس کانفرنس کا آغاز صاحبزادہ قاری عبدالحئی صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت حافظ ابوبکر صفدر نے پیش کیا، علماء کرام میں حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی درگاہ بیرڑ شریف نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے، جس کے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوران کے مبلغین سے اس عقیدہ کی حفاظت کی خدمت لے رہے ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کام میں ہم بھی ان کا بھرپور ساتھ دیں تاکہ قیامت کے دن شفاعتِ رسول سے محروم نہ ہوجائیں۔ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کراب تک تاج ختم نبوت کی نگہبانی میں سرگرم ہے۔ جماعت کے مبلغین حضرات کا اوڑھنا بچھونا امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کرنا ہے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا پس منظر، حالات و واقعات اور نتائج کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم بہت ذہین اور تیز طرار انسان تھے، لیکن مفکر اسلام مفتی محمودؒ اور مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ نے اس کی ایسی گرفت کی کہ بھٹو مرحوم کے پاس قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا، چلتے چلتے ۵۰سال کے بعد اب جو حکمران آئے اوران کی گفتار سے، رفتار سے، طریق کار سے، قادیانیوں کو اشارے ہوئے اسلامی قوانین میں ترامیم یا خاتمہ کے تو مفکر اسلام کے بیٹے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے اپنے رفقاء کرام اور امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ اور مولانا خواجہ خان محمدؒ کے سپاہیوں نے مل کر اسلامی قوانین کا دفاع کیا۔ حکومت اور قادیانیوں کے عزائم خاک میں مل گئے۔ مولانا اللہ وسایا نے پُرزور انداز میں کہا کہ ہم ان شاء اللہ! اسلامی قوانین کا دفاع ہر حال میں کریں گے۔ مولانا عبداللہ عابد وڑائچ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک ہمارے لئے نمونہ ہے، خلفائے راشدینؓ کے دور میں بھی جھوٹے مدعیانِ نبوت کا خاتمہ اس بات کا واضح ثبوت مہیا کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ آخری بیان مجاہد جمعیت حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ کا ہوا مفتی صاحب نے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ سیّدنا صدیق اکبرؓ نے ۱۲سو صحابہ کرامؓ وتابعینؒ کو قربان کرکے امت کو یہ سبق دیا کہ اگر عقیدۂ ختم نبوت کے لئے جان دینے کی ضرورت پڑے تو اس سے دریغ نہ کیا جائے۔ ہر حال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

دل وزبان کی حفاظت!

زبان درازی اور کینہ پروری، بات بات پرلڑائی، جھگڑا کرنا اللہ اوراس کے رسول کو سخت ناپسند ہے اور ایسے شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے سخت الفاظ فرمائے ہیں، اس سلسلہ میں مختلف قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں:

۱:... بعض لوگ غصہ دار اتنے ہوتے ہیں کہ الٹی سیدھی بات پرلڑ پڑتے ہیں اور جومنہ میں آتا ہے بکتے رہتے ہیں اور مدمقابل کو طعن و تشنیع کا شکار بناتے ہیں، گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں، ایسے شخص کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اپنے بھائی کو گالی نہ دو، ایسا نہ ہو کہ اللہ اس پر رحم کردے اور تم کو اس میں مبتلا کردے۔‘‘

دوسری جگہ ارشاد نبوی ہے: ’’لعنت کرنے والے قیامت میں نہ کسی کی سفارش کرسکیں گے اور نہ کسی کے گواہ بن سکتے ہیں اگر کسی سے کبھی کوئی کلمہ نکل جائے جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے تو اس کے لئے دعا کرے اور اس سے معافی کا خواستگار ہو۔‘‘

۲:... بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ غصہ میں آکر انسان تو انسان حیوان، ہوا، درخت، زمانہ اور ان جیسی قسموں کو گالی دینے لگتے ہیں، جو حد درجہ مضحکہ خیز ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے: ’’رات اور دن، چاند، سورج اور ہوا کو گالی نہ دو، اس لئے کہ وہ کچھ لوگوں کے لئے رحمت ہے اور کچھ لوگوں کے لئے عذاب۔‘‘

۳:... بعض آدمی اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ وہ زندوں کو چھوڑ کر مردوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں، یہ کتنی بزدلی کی بات ہے کہ جو

مولانا سیّد حمزہ حسنی ندوی

جواب نہ دے سکیں، ان کو گالی دی جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مرے ہوؤں کو بُرا بھلا مت کہو، اس لئے کہ انہوں نے جو کچھ کیا تھا پالیا۔‘‘ دوسری جگہ ارشاد نبوی ہے: ’’اپنے مردہ بھائیوں کی بھلائیوں کا ذکر کرو، ان کی بُرائیوں سے قطع نظر کرو۔‘‘

غرض انسان کو اپنے دل و زبان کی بے باکی، کینہ پروری، گستاخی، سخت کلامی، دل آزاری اور فسق وکفر کے کلموں سے احتیاط کرنا چاہئے، کسی کو جلدی سے گمراہ نہ کہہ دینا چاہئے، فاسق و فاجر کہہ دینا بعض دفعہ وبال جان بن جاتا ہے، آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنتے چلئے: ’’کوئی آدمی کسی آدمی پر فسق یا کفر کی تہمت نہ لائے، اگر وہ شخص جس پر تہمت لگائی گئی اس کا مستحق نہیں ہے تو وہ تہمت لگانے والے پر لوٹ آتی ہے۔‘‘

☆☆..................☆☆

ختم نبوت کا انکار پورے دین اسلام کا انکار ہے: مولانا قاضی احسان احمد

بھکر (مولانا محمد ساجد) ۱۱رفروری بروز منگل بعد نماز ظہر جامع مسجد فرقانیہ عباس چوک بھکر میں تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن منعقد ہوا، جس کا آغاز قاری عبدالصمد کی تلاوت اور مولانا اللہ دتہ ساقی کے ہدیۂ نعت سے ہوا۔ مولانا محمد ساجد (ضلعی مبلغ ختم نبوت) نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بے مثال خدمات بیان کیں اور عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت پر بیان کیا۔ بعدازاں بزرگ راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب نے خطاب کیا۔ اس کنونشن میں مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا انکار پورے دین اسلام کا انکار ہے۔ منکرین ختم نبوت کا دعویٰ اسلام جھوٹ، دھوکا اور فریب ہے۔ بھکر بھر سے علماء کرام نے شرکت کی۔ قاری ساجد، مولانا خالد، مولانا عثمان، مولانا ریحان، حافظ عبدالحمید ساجد، راقم الحروف، مولانا عبدالماجد، مولانا نسیم مولانا سیف اللہ خالد، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد اقبال، مولانا حافظ حسین احمد، قاری حمید احمد، مولانا محمد نذیر صاحب سرپرست جمعیۃ علماء اسلام، مولانا عبدالقادر امیر جمعیۃ علماء بھکر و دیگر نے شرکت کی۔ پروفیسر حافظ عبداللہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

دینی و عصری اداروں کی طالبات کے لئے اپنی چھٹیوں کو قیمتی بنانے کا سنہری موقع۔
رمضان المبارک سے قبل ایک مفید کورس میں حصہ لیجئے۔
(الحمدللہ دو بیچز کی شاندار کامیابی کے بعد تیسرا بیچ)

تیسرا سالانہ بیس روزہ

ٹیچر ٹریننگ کورس برائے خواتین

تحفظ ختم نبوت

به دعاء
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ
(امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

زیر سرپرستی
حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم
(امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)

زیر نگرانی
حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مدظلہ
(مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

مقام: مدرسہ عائشہ تعلیم القرآن،
مکان نمبر A-54 شاہ فیصل کالونی نمبر ۱،
بٹ صاحب والی گلی، متصل ابراہیم علی بھائی اسکول، کراچی

۳۰ مارچ بروز پیر تا ۱۸ اپریل ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ
روزانہ صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک

اپنے علاقے میں مکمل باپردہ ماحول میں
خواتین اساتذہ سے پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لئے آگے بڑھیئے۔

کورس میں شریک طالبات کو خوبصورت سند اور پوزیشن ہولڈرز کو
انعامات دیئے جائیں گے ان شاءاللہ۔

موضوعات

- عقیدہ ختم نبوت
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- ظہورِ مہدی علیہ الرضوان
- قانون ناموسِ رسالت
- فتنہ قادیانیت
- فتنہ گوہر شاہی
- تحاریکِ ختم نبوت
- قیامت کی نشانیاں

اور دیگر بہت سے اہم موضوعات

شرائط داخلہ

کم از کم میٹرک تک تعلیم ہو یا کسی مدرسے سے
دراسات کا کورس یا درسِ نظامی کیا ہوا ہو۔

عمر کی کوئی قید نہیں۔

برائے رابطہ: 0333-6552183
0333-3066062

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حلقہ شاہ فیصل کالونی کراچی